صح ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب منشی محمد فخر الدین و منشی محمد بشیر صاحب تاجران کتب فخر المطابع لکھنؤ

تذکرۃ الفقرا

۱۹۰۶ء

معروف بہ

۱۳۲۴ھ

تذکرۃ الواصلین

باہتمام کمترین انام مسکین محمد شمس الدین ابن جناب منشی محمد فخر الدین صاحب مالک و مہتمم مطبع

Chec

در مطبع فخر المطابع واقع لکھنؤ طبع شد

سارے کتبخانہ تجارت سے جملہ علوم و فنون کی کتابیں بنرخ ارزان نقد و طلب روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد فخر الدین و محمد بشیر تاجران کتب لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس غنی کو شایان ہے کہ جس نے حضرات عالی درجات فقرا کو عشق اپنا عطا کرکے باعث نجات ہم آلودگان لوث دنیا کا فرمایا اور درود نامعدود فخر المرسلین پر کہ اوس کو پیشواے جمیع اولیاء و اوتاد و اقطاب کا کیا اور اوس قدوہ انبیا نے فقر کو غنا پر اختیار کیا جیسا کہ ارشاد فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنے فقر بزرگی میری ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ۔ یعنے بار خدایا زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور موت دے تو مجھ کو مسکین اور اوٹھا تو مجھکو گروہ مساکین میں۔

حضرت امام عبد اللہ یافعی فرماتے ہین کہ دو جملہ اول کے یعنے زندہ رکھ تو مجھکو مسکین اور موت دے تو مجھکو مسکین واسطے بشارت مسکینون کے کافی تھے چہ جاے اس بات کے کہ اوٹھا تو مجھکو بیچ گروہ مسکینون کے اس مین زیادہ از حد بشارت واسطے مسکینون کے پائی جاتی ہے بنظر ان امورات کے پیشوایانِ دین یعنے پیروان رسول رب العالمین نے فقر کو غنا پر ترجیح دیکر دستور العمل اپنا مقرر کیا بباعث چند در چند کے کہ تشریح اوسکی تطویل سے خالی نہین ہے بندہ احقر احمد اختر مقیم حال قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر خلف اکبر حضرت میران شاہ محمد ذاکر آت ولیعہد حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی طیب اللہ مرقدہ نے چاہا کہ کچھ حال سلسلہ فقراے ہندوستان اشرف البنیان صاحب سلسلہ کا مختصر طور پر براے مطالعہ احباب کے بلا تعصب تحریر مین لاوے اور جو کچھ کہ عالم سیاحی مین مشاہدہ اس

ناکارہ خاندان آوارہ مین آیا اور سامعہ نے استفادہ اوٹھایا اوس کو کوشش تمام سے تصدیق کرکے تحریر مین لاکر نام اس مختصر کا **تذکرۃ الفقرا** رکھکر دو حصون مین تقسیم کیا ایک حصّے مین **فقرای اہل اسلام** جنت مقام کا بیان ہے۔ اور دوسرے حصے مین **فقراے اہل ہنود صاحبان کا تذکرہ** ہے امید ناظرین والا تمکین صداقت آگین سے یہ ہے کہ اس ذرہ احقر کو دعاء خیر سے محروم نرکھکر سہو وخطا جو کچھ کہ وقوع مین آوے اغماض فرماکر عین عطاسے معاف رکھین

والسلام علی من اتبع الہدے

جاننا چاہیئے کہ اس حصہ مین فقراء اسلامیہ کا بیان ہے۔

وہ اس طرح پر ہے کہ اول خرقہ درویشی درگاہ رب العزت سے جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلوات اللہ علیہ علی آلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم کو عنایت ہوا۔

حضرت نے وہ خرقہ شریف حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو دیکر دس صاحبونکو مرید اپنا فرمایا اُن سے راہ عرفان جاری ہوا وہ یہ ہین۔

حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت سعید۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور موافق عقیدہ اہل سنت وجماعت کے یہ ہر دہ صاحب بہشتی ہین قطعی جیسا کہ مشہور ہین سے

دہ یار بہشتی اند قطعی	بوبکر و عمر علی و عثمان	
طلحہ است و زبیر بو عبیدہ	سعد است و سعید عبدرحمٰن	

سلسلہ چار پیر اور ہفت گروہ اور چودہ خانوادون حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ پس جناب امیر المومنین نے ستر صاحبون کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اون صاحبون سے چار پیر مقرر کئے اوّل پیر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ دوسرے پیر امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ تیسرے۔ پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ چوتھے۔ پیر حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز اور نزدیک بعض مشائخین

کے اوّل پیر خواجہ حسنؒ بصری دوسرے خواجہ کمیلؒ بن زیاد تیسرے حضرت خواجہ اویسؒ قرنی چوتھے پیر۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی۔ اور نزدیک بعض کبار کے اوّل پیر۔ خواجہ حسن بصری دوسرے پیر۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد تیسرے عبد اللہ مکی چوتھے عبد اللہ بحری۔

کیفیت ہفت گروہ اس طرح پر ہے

اور ہفت گروہ حضرت علی مرتضی شیر خدا سے جاری ہوئے

اوّل گروہ کمیلیہ۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے جاری ہوا۔

دوسرا گروہ بصریہ۔ حضرت خواجہ حسن بصری سے۔

تیسرا گروہ اویسیہ۔ حضرت خواجہ اویس قرنی سے جاری ہوا۔

چوتھا گروہ قلندریہ۔ حضرت مدایونی قلندر سے۔

پانچوان گروہ سلمانیہ۔ حضرت سلمان فارسی سے جاری ہوا۔

چھٹا گروہ نقشبندیہ۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔

ساتوان گروہ سریہ۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا ان گروہ سے فقیر چار گروہ کے ہندوستان اشرف البنیان مین موجود ہین۔

باقی تین گروہ خرقہ پوش دیگر ممالک مین جاری ہین

کیفیت چودہ خانوادون کی یہ ہے

اگر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی خلیفہ کیے۔ ایک تو حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس اللہ سرہ دوسرے حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے پانچ خانوادہ جاری ہوے وہ عموماً چشت کھلاتے ہین یہ ہین۔ زیدیہ عیاضیہ۔ ادہمیہ۔ ہبیریہ۔ چشتیہ۔ اور نو خانوادہ خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوے۔ وہ عموماً قادریہ کھلاتے ہین۔ یہ ہین حبیبیہ۔ طیفوریہ۔ کرخیہ۔ سقطیہ۔ جنیدیہ۔ گاذرونیہ طوسیہ۔ فردوسیہ۔ سہروردیہ۔

سلسلہ خانوادہ چشت کا اس طرح پر ہے

اول خانوادہ زیدیہ۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے، ۲۷ صفر ۱۷۷ھ ہجری مین وفات پائی مرقد مبارک بصرہ مین ہے حضرت خواجہ کو استفادہ شیخ ابی غیاث منصور ابن عمر السلمی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تھا۔

دوسرا خانوادہ عیاضیہ۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ عبدالواحد بن زید کے تھے یکم ربیع الاول ۱۸۷ھ ہجری مین انتقال فرمایا مزار گہر بار مکہ معظمہ مین ہے اور حضرت کو استفادہ شیخ ابی عمران موسی الراعی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا اون کو ارادت خواجہ اویس قرنی قدس اللہ سرہ العزیز سے تھی۔

تیسرا خانوادہ ادہمیہ۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کے تھے ۲۶ جمادی الاول ۱۶۱ھ ہجری مین دنیاے دون سے سفر فرمایا مزار مقدس بغداد شریف مین ہے۔

چوتھا خانوادہ ہبیریہ۔ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت خواجہ خدیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور خلیفہ خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ شوال ۲۵۲ھ ہجری مین انتقال کیا حضرت کو استفادہ خواجہ جنید بغدادی سے بھی تھا۔

پانچوان خانوادہ چشتیہ۔ حضرت ابو اسحاق چشتی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت مقتداے دودمان چشتیہ پیشواے خاندان قادریہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے اور وہ خلیفہ خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہوے ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ ہجری مین وفات ہوئی۔ مزار پرانوار قصبہ چشت علاقہ ہرات مین ہے۔

سلسلہ خانوادون قادریہ کا اس طرح پر ہے

اوّل خانوادہ حبیبیہ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا کہ خلیفہ

خواجہ حسن بصری کے تھے ان حضرت نے کئی فقیر کیئے یعنے خلیفہ اوّل خواجہ عقیق عرف خفیف دوسرے حضرت خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی تیسرے خواجہ داؤد طائی چوتھے شیخ فتح اللہ گازرونی پانچوین شاہ عبداللہ بن عوف گازرونی۔ یہ سب صاحب حبیبیہ کھلاتے ہین وفات خواجہ حبیب عجمی کی ۳ ربیع الاول ۱۵۶ سنہ ہجری مین ہوئی مرقد عجم مین ہے دوسرا خانوادہ طیفوریہ۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا آپنے کئی خلیفہ کیئے ایک تو حضرت شیخ مسعود خرقہ شکر بار دوسرے ابراہیم خرقہ خشت بار اور تیسرے شیخ محمود خرقہ ہزار میخی چوتھے شاہ عبداللہ مکی علم بردار پانچوین شاہ احمد خرقہ زندصوف یعنی حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ سرہ یہ سب حضرات طیفوریہ کھلاتے ہین۔ وفات طیفور شامی کی ۱۴ شعبان ۲۶۱ سنہ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار بسطام مین ہے۔

تیسرا خانوادہ کرخیہ۔ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ داؤد طائی کے تھے اور وہ خلیفہ حبیب عجمی کے ہوے ان کے پیرو کرخیہ کھلاتے ہین ۲۔ محرم الحرام ۲۰۰ سنہ ہجری مین انتقال فرمایا۔

چوتھا خانوادہ سقطیہ حضرت خواجہ حسن سری سقطی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ معروف کرخی کے تھے انھون نے تین خلیفہ کیے ایک شاہ محبوب بے سلسلہ دوسرے خواجہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ تیسرے خواجہ ابوالحسن نوری یہ صاحب سقطیہ کھلاتے ہین وفات خواجہ سری قدس اللہ سرہ سقطی کی ۳ ماہ رمضان المبارک ۲۵۳ سنہ ہجری مین ہوئی مزار بغداد مین ہے۔ پانچوان خانوادہ جنیدیہ۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سری سقطی کے تھے آپنے بھی کئی خلیفہ کیئے اوّل خواجہ خوجگان خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ دوسرے خواجہ ابوبکر شبلی تیسرے شیخ علی زودباری چوتھے شاہ محمود پانچوین عثمان مغربی بے سلسلہ چھٹے حضرت شاہ محی الدین منصور عرف حلاج بے سلسلہ ساتوین شاہ دقاق بے سلسلہ آٹھوین شاہ رومی بے سلسلہ یہ سب صاحب جنیدیہ کھلاتے ہین وفات خواجہ جنید کی ۲۷ رجب المرجب ۳۰۲ سنہ ہجری مین ہوئی مزار گہر بار بغداد شریف مین ہے

چھٹا خانوادہ گازرونیہ حضرت خواجہ ابواسحاق گازرونی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جنید

بغدادی کے ہوئے انھون نے تین خلیفہ کیے اوّل شیخ احمد کہ مقبول درگاہ مرشدی تھے دوسرے شیخ احمد یہ دونون صاحب بے سلسلہ رہے تیسرے خواجہ قطب الدین عبد المجید یہ تینون صاحب گازرونیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ ابو اسحاق گازرونی کی سنہ ۴۲۶ ہجری مین ہوئی اور شاہ عبد اللہ خفیف گازرونی کے جو خاص فقیر ہین وہ گازرونی کہلاتے ہین۔

ساتوان خانوادہ طوسیہ۔ حضرت خواجہ ابو الفرح طوسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ عبد الواحد عزیز یمنی کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابوبکر شبلی کے ہوئے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے پس حضرت خواجہ ابو الفرح طوسی نے حضرت شیخ ابو الحسن قریشی الہنکاری کو فقیر کیا اور اون سے شیخ ابو سعید مبارک مخزومی ہوئے اون سے نعمت معرفت حضرت غوث ربانی محبوب حقانی پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبد القادر گیلانی قدس اللہ سرہ کو ملی یہ سب حضرات طوسیہ کہلاتے ہین۔ وفات خواجہ ابو الفرح کی سنہ ۴۴۷ ہجری مین ہوئی۔

آٹھوان خانوادہ فردوسیہ۔ حضرت شیخ نجیب الدین کبریٰ فردوسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ اسود احمد دینوری قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ممشاد علو دینوری قدس سرہ کے تھے وفات شیخ ابو نجیب کبریٰ فردوسی کی سنہ ۶۱۸ ہجری مین ہوئی۔

نوان خانوادہ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ شیخ ضیاء الدین کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابو نجیب عمر کے اور وہ خلیفہ خواجہ ممشاد علو دینوری کے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید کے تھے۔

دوسرا سلسلہ انکا اس طرح پر ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی خلیفہ حضرت پیران پیر کے اور وہ خلیفہ شیخ الاسلام شیخ ابو سعید مبارک مخزومی کے انھون نے بہت سے خلیفہ کیے جیسے صوفی حمید الدین ناگواری اور حضرت شاہ ترکمان بیابانی دہلوی غوث بہاء الدین زکریا ملتانی وغیرہ وفات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی سنہ ۶۳۲ ہجری مین ہوئی مزار شریف بغداد مین ہے۔

بیان اُن گروہ کا کہ جو خانوادہ چشت سے نکلے ہین

اوّل گروہ خضرویہ - حضرت خواجہ احمد خضرویہ قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا کہ وہ خلیفہ خواجہ حاتم الاصم قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ سرہ کے وہ خلیفہ خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ کے وفات خواجہ احمد خضرویہ کی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی۔

دوسرا گروہ چشتیہ - حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس اللہ سرہ سے لقب پایا اور ختم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی ہندالولی رحمۃ اللہ علیہ عطائی رسول تک ہوا وفات خواجہ ابو اسحاق چشتی کی ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۰ ہجری مین ہوئی مزار شہر عکہ بلاد شام مین ہے اور سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا اس طرح پر ہے کہ خواجہ بزرگ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی[لہ] قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ ابو محمد ابدال چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے وفات حضرت خواجہ بروز دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار اجمیر شریف مین ہے۔

[لہ] در ملفوظ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی موضع ہرارون نواح بغداد آمدہ است واللہ اعلم منہ

تیسرا گروہ کرمانیہ - حضرت شاہ عبد اللہ کرمانی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے ولایت بنگالہ ان ہی کو ملی تھی سن وفات نہین ملا۔

چوتھا گروہ کریمیہ حضرت پیر کریم سیلونی سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے سنہ ۶۳۳ ہجری مین وفات ہوئی

پانچوان گروہ صابریہ - حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ عالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی کے اور وہ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی کے ہوئے وفات خواجہ علی احمد صابر قدس سرہ کے ۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری مین ہوئی مزار پیران کلیر شریف مین ہے اس گروہ مین پیرجی سید عبد اللہ دہلوی اور شاہزادہ مرزا قائم الملک چشتی صابری نبیسہ حضرت جد امجد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ

بادشاہ طیب اللہ تربتہ کامل وقت اور صاحب سلسلہ اور مشہور فقیر ہین مرید حافظ محمد حسین صاحب
عرف حافظ بابنے کے اور وہ مرید حضرت موسی مانک پوری کے اور وہ مرید حضرت سید اعظم
رودپڑی کے وہ مرید سید محمد عالم کے اور وہ مرید حضرت سید میران بھیک قدس سرہ کے وہ مرید
حضرت شاہ ابو المعالی کے وہ مرید حضرت شیخ داؤد گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد صادق
گنگوہی کے وہ مرید حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ نظام الدین بلخی قدس
سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ محمد تھانیسری کے اور وہ مرید حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہی قدس
سرہ کے اور وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف ردولوی کے وہ مرید حضرت خواجہ شیخ احمد عبد الحق ردولوی
قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت
علی احمد صابر قدس سرہ کے اور سید عبد اللہ دہلوی کا سلسلہ خواجہ ابو سعید جی سے اسی طرح ملتا ہی
کہ پیری سید عبد اللہ مرید و فرزند حضرت صابر علیشاہ دہلوی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد دہلوی کے
وہ مرید حضرت شیخ محمد رام پوری قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ ابو سعید چشتی قدس سرہ کے

ساتوان گروہ قلندریہ۔ حضرت شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی قدس سرہ سے
جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق خدا تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ امام الدین
ابدال کے وہ خلیفہ حضرت بدر الدین غزنوی کے وہ خلیفہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی کے وفات حضرت قلندر صاحب کی ۱۳ رمضان ۷۲۴ھ ہجری
مین ہوئی مزار آبادی پانی پت مین ہے۔

آٹھوان گروہ نظامیہ۔ حضرت محبوب الہی خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا زری
در بخش دہلوی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سجادہ نشین حضرت شیخ فرید الدین گنج
شکر قدس سرہ کے تھے، ۱۸ ربیع الآخر بروز چارشنبہ ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی مرقد
قدس نواح شاہجہان آباد مین مشہور ہے درگاہ قدس نظام الدین اولیاء۔

نوان گروہ مخدومیہ۔ حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی سے جاری ہوا کہ خلیفہ
اعظم حضرت مخدوم شمس الدین ترک پانی پتی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم علی احمد صا
قدس سرہ کے آپنے بیس خلیفہ کئے اونمین سے ایک تو حضرت شیخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی

قدس سرہ دوسرے حضرت شیخ بہرام سید ولوی کہ ہزارون مجنون اور سحر آلودہ آستانہ شریف پر حاضر ہو کر صحت پاتے ہین تیسرے حضرت خواجہ عبد القادر کہ فرزند کلان بھی حضرت کے سے تھے اور روبرو والد اپنے کے انتقال فرما گئے تھے مزار اون کا قصبہ پانی پت مین مشہور محل بنیان متصل مزار والدہ شریفہ کے واقع ہے ۔ باقی بسبب طوالت اس مختصر کے حالات اور خلفاء سے اس جگہ قاصر رہا مگر اسوقت مین بھی حضرت کی اولاد سے چند صاحب ایسے موجود ہین کہ گویا انکی کرامات کا نمونہ باقی ہے یعنی اولاد خواجہ عبد القادر فرزند اکبر حضرت سے سراج الفقراء افضل العلماء افتخار الفضلاء ہند منظور بارگاہ اہل اللہ مخدومنا و مولانا مولوی رحمت اللہ[1] صاحب کیرانوی کہ جو آج ہفت اقلیم مین مشہور ہین اور مکہ معظمہ مین محلہ خندریسہ مدرسہ و رباط بصرف زر کثیر تعمیر کرا کے علماء و فقراء ملازم رکھکر بذات ستودہ صفات خود بھی اشاعت علوم دین مین مصروف ہین اور عرصہ بیس سال کا گذرا کہ حسب الطلب سلطان عبد العزیز خان شہید مغفور استنبول تشریف لیگئے تھے بعد قیام سہ سال عذر ضعیفی اپنی کا کرکے بیت اللہ شریف مین چلے آئے تھے اب عرصہ دو سال کا گذرتا ہے کہ پھر حسب طلب حضرت سلطان المعظم عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے استنبول تشریف لے گئے تھے بعد قیام چند ماہ پھر تشریف مکہ معظمہ مین لے آئے اور کتاب ازالۃ الاوہام مصنفہ آنجناب کہ ترجمہ اسکا عربی مشہور بہ اظہار حق ہے چند مرتبہ عربی اور ترکی مین بمقام مصر بقالب طبع آئی اطراف عالم مین مشہور ہے اللہ تعالے اوس ذات بابرکات کو ابد الآباد رکھے اور اس ذرہ صغیر کو پھر اونکی زیارت سے مشرف فرما دے سلسلہ نسب آپکا حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی سے اس طرح ملتا ہے مولوی رحمۃ اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالی خلف مولوی خلیل الرحمن ابن پیرجی شیخ نجیب اللہ ولد پیرجی شیخ حبیب اللہ ولد شیخ عبد الرحیم ولد پیرجی شیخ قطب الدین ابن پیرجی شیخ فضیل ابن پیرجی دیوان عبد الرحیم ولد پیرجی عبد الکریم المخاطب بحکیم تبیانکہ معالج جد امجد حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے تھے ابن حکیم شیخ حسن ابن خواجہ عبد الصمد ابن خواجہ بو علی ابن خواجہ یوسف بن حضرت خواجہ عبد القادر قدس سرہ ابن حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء دوسرے پیرجی امام الدین صاحب کہ نہایت حسین اور خلیق اور تنہائی پسند اور بابرکت آدمی ہین نستعلیق عمدہ لکھتے ہین چنانچہ تین کتاب انکی تحریر کی ہوئی فقیر کے پاس موجود ہین ایک تو مطب میر حسن دہلوی دوسری شفاء العلیل تیسری تکملہ

[1] افسوس حضرت کا بھی وصال ہوا مدفن مکہ مکرمہ ۱۲

ہندی اور سلسلہ نسبی ان کا بھی مخدوم صاحب سے اس طرح ملتا ہے یعنے پیرجی امام الدین ولد پیرجی عین الدین ابن پیرجی شیخ معین الدین ابن شیخ غلام محی الدین ابن حکیم شیخ وجیہ الدین کہ طبیب حاذق اور میرے جد بزرگ حضرت عالمگیر ثانی بادشاہ کے معالج تھے ابن حکیم شیخ امام الدین ابن حکیم شیخ نجم الدین ابن پیرجی شیخ قطب الدین مسبوق الذکر اور وفات حضرت مخدوم جی کی ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری مین ہوئی مزار آبادی پانی پت مین واقع ہے باقی حالات دیگر صاحبزادگان کا بجہت اختصار تحریر مین نہ آیا۔ سلسلہ نسبی آپ کا مخدومیہ اور سلسلہ خلفائی مخدومیہ صابریہ مشہور ہے حضرت مخدوم جی کے معتقدان اور مریدان کیرانہ سے حضرت سید غریب اللہ شاہ کہ ہمزمانہ حضرت جدامجد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ تھے بڑے باکمال گذرے ہین اور آپ کی اولاد سے ہوقت جو آپ کے سجادہ نشین ہین یعنے سید کبیر علی صاحب نیک بخت اور تہجد گذار ہین سلسلہ اون کا شجرہ صابرہ فقیر سے معلوم ہوجائیگا مزار آپ کا بیچ آبادی قصبہ کیرانہ کے واقع ہے۔

دسوان گروہ حسامیہ۔ حضرت مخدوم حسام الدین مانک پوری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ نور الدین قطب عالم کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ علاء الدین بنگالے کے اور وہ خلیفہ حضرت سراج الدین عثمان ملقب بہ اخی سراج قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے وفات حضرت کی ۸۵۳ھ ہجری مین ہوئی۔

گیارہوان گروہ نظام شاہی۔ حضرت شیخ نظام الدین شاہ پوری قدس سرہ سے جاری ہوا کہ شیخ خاتون چشتی قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ حسین ناگوری کے وہ خلیفہ حضرت شیخ اسماعیل کے وفات حضرت نظام الدین نارنولی ۹۹۹ھ ہجری مین ہوئی مزار نارنول مین ہے اس گروہ کے فقیر چونکہ شاہی بھی کہلاتے ہین شاہ چوکہا مرید حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے تھے اور قوم سے چرکاوت میواتی تھے۔ ان کا مزار ملک میوات مین موجود ہے بندہ بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے

بارہوان گروہ قلندر شاہی۔ حضرت عزیز مکی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ حضرت خضر رومی کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین بینادلی کے وہ خلیفہ حضرت شیخ عبد السلام کے وہ خلیفہ حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہی کے قدس سرہ سن وفات نہین ملا۔

تیرہوان گروہ جلیلیہ حضرت پیر جلیل سے جاری ہوا مزاران کا درمیان لکھنؤ کے واقع ہے اور نہایت بزرگ تھے اس گروہ کے فقیر ملک اودہ مین اکثر ملاقی ہوے اور سلسلہ بھی ملا مگر بعد مین وہ تلف ہوگیا اور ۱۰۴۳ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔

چودہوان گروہ حمزہ شاہی - حضرت شیخ حمزہ سے جاری ہوا کہ اولاد سے حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ کے سے تھے اور مرید محمد گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم دیار ہمدم حضرت سراج السالکین عمدۃ العارفین شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے اور وہ خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے وفات شیخ حمزہ کی ۹۵۰ھ ہجری مین ہوئی اور حال شیخ حمزہ صحیح کچھ معلوم نہین ہوا مختلف بیان سے تسکین نہین ہوئی۔

پندرہوان گروہ فخریہ - سرچشمہ صلی خلاصۃ الفضلا و فخر الفقرا عاشق رب العالمین حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد فخر الدین فخر جہان چشتی نظامی والقادری والسہروردی شاہجہان آبادی قدس اللہ اسرارہم سے جاری ہوا - کہ حضرت عظام مشائخ وکبرائے خلفائے حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی والد ماجد اپنے کے سے تھے اور سلسلہ نسبی حضرت کا از طرف پدر بزرگوار حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے ملتا ہے اور سلسلہ از طرف مادر مہربان حضرت سید السادات سید محمد گیسو دراز قدس سرہ تک پہونچتا ہے ولادت باسعادت حضرت کی ۱۱۲۶ھ ہجری مین بمقام اورنگ آباد ہوئی جس وقت حضرت تولد ہوے ہین حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ دادے پیر حضرت کے وہین تشریف رکھتے تھے مولانا نظام الدین والد حضرت کے حضرت کو لیکر شیخ کی خدمت مین آے شیخ نے حضرت مولانا کو گود مبارک مین لیکر مولانا فخر الدین نام رکھا یعنے حضرت کے لیے اول لفظ (مولانا) شیخ کلیم اللہ نے فرمایا اور اپنے ملبوس خاص سے پیرہن واسطے حضرت کے تیار کر کے زیب کرایا غرض کہ جب عمر شریف حضرت مولانا فخر الدین کی سات برس کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ پانچ دانہ قہوا مجھے عنایت کیے جب حضرت بیدار ہوے تو پانچ دانہ قہوہ دست مبارک مین پائے صبح کیوقت حضرت مولانا نظام الدین والد حضرت کے لیے از راہ کشف معلوم کر کے تشریف لا کر فرمایا کہ اے فرزند عطیہ رسول مقبول تمہا کھا

اور باپ کو اوس سے محروم رکھنا نہ چاہیئے پس حضرت نے دو دانہ تو اون مین سے نوش کر لیے تھے باقی ماندہ تین دانہ والد اپنے کے آگے پیش کیئے جب عمر شریف سولہ برس کی ہوئی علوم ظاہری سے انفراغ ہوا اس عرصہ مین انکے والد کا انتقال ہوا آٹھہ برس تک ریاضت و عبادت شاقہ مین مصروف رہے اور بعمر پچیس سال رونق افروز دہلی ہوے اور درس تدریس ظاہری اور باطنی مین مشغول ہوے بعد چندے پا پیادہ بہمراہی حضرت شیخ نور محمد بہیل قدس سرہ اور میر کلو اور خوشحال غلام پانی پت آے زیارت مزارات سے مشرف ہو کر لاہور تشریف لے گئے اور میر محرم علی نقشبندی سے ملاقات کر کے چندے اوپر مزار حضرت مخدوم گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے معتکف رہے اور فیض حاصل کیا۔ اور اوپر جملہ مزارات لاہور خصوص حضرت میان میر کے کہ مرشد حضرت داراشکوہ قادری کے تھے فاتحہ پڑھکر دہلی تشریف لاے اور حضرت اکبر بادشاہ اور حضرت ابو ظفر بہادر شاہ کہ اوس وقت مین ولیعہد تھے اور دیگر شہزادگان و امرایان کو مرید کیا اور تاریخ ہفتم جمادی الثانی ۱۱۹۹ہجری مین مقام شاہ جہان آباد مین وفات پائی مزار گہربار متصل دروازہ مجمع آستانہ فیض نشانہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ بختیار کاکی قدس سرہ بیچ قصبہ مہرولی متصل شاہجہان آباد کے واقع ہے۔

فضائل حضرت کو دیکھنے سے مناقب الفخریہ سے کہ جو تالیف نواب نظام حیدر آباد دکن کی ہے اور دیگر کتب مطولہ سے معلوم ہو سکتے ہین مگر ایک نقل کہ مین نے اپنے بزرگون سے سنی ہے اور کسی کتاب مین نہین دیکھی تبرکاً تحریر کرتا ہون۔

نقل کرتے ہین۔ کہ ایک صاحب رؤساء دہلی سے کہ باعلم باشرع تھے حضرت سے بیعت ہوے مگر بوجہ سلوک کے اون کے عقائد مین فرق پایا ایک وزرئیس پالکی مین سوار ہو کر بخدمت حضرت سید ظفر علیشاہ کہ پہاڑ گنج مین رہتے تھے اور مشہور وقت تھے آے یہ حضرت مرتبہ ابدالیت رکھتے تھے غرضکہ اثناء گفتگو مین لفظ شکایت مولانا کا وہ زبان پر لاے سید صاحب کو ناگوار گذرا رئیس صاحب سے ارشاد کیا کہ تھوڑا پانی لاؤ حسب الارشاد وہ ایک لوٹہ مین پانی لاے سید صاحب نے اوس پانی سے کلی کر کے فرمایا۔ کہ اسے دیکھو نہون نے اوسے دیکھا اور چپ ہو رہے غرضکہ دوسری کلی پر پہنچے اور تیسری کلی پر بیہوش ہو کر تڑپنے لگے

پس ملازمان رئیس صاحب اپنے آقا کو اوسی حالت مین پالکی مین ڈال کر مکان پر لائے
تین روز تک وہی بیہوشی رہے چوتھے روز اون کے لواحق اونہین حضرت مولانا کی خدمت
مین لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کے مرید ہین آپ ہی سے انکا علاج ہوگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ
سید ظفر علیشاہ کہ آج جنید وقت اور ہندوستان کے اہل خدمت ہین انہی کے مکان پر یہ
واقعہ گذرا ہے وہی کچھ چارہ کرین گے غرضکہ بموجب ارشاد والا رئیس صاحب کو میان سید ظفر علیشاہ
قدس سرہ کے مکان پر لائے آپنے بنظر الطاف اونہین دیکھا اوسی وقت وہ تو صحت یاب ہوکر وہانسے
چلے آئے اور بعد تھوڑے عرصے کے حضرت مولانا سید صاحب کے پاس آئے اور کیفیت اوس
شخص کی دریافت کی سید صاحب نے ہنسکر کہا کہ کیا تم پوچھتے مجھسے ہو وقت رخصت کے سید صاحب نے
مصافحہ کو ہاتھ بڑہایا اور کہا کہ بندہ تو دار فانی سے رخصت ہوتا ہے اپنی امانت لے لیجئے
بس حضرت مولانا تو با مراد مکان مسکونہ بمقام شیش محل تشریف لائے اور سید صاحب
نے اوسی شب کو انتقال فرمایا مزار سید صاحب کا پہاڑ گنج مین مشہور ہے۔

ذکر حضرت مولانا و مرشدنا سید عماد الدین عرف میر محمدی دہلوی قدس سرہ

کہ سادات و رؤسا و ذوی الاحتشام و علماء عالی مقام دہلی سے تھے عالم شباب مین حضرت
مولانا فخر الدین فخر جہان سے بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور تکمیل کرانے علم
الٰہی کے اوپر شاہزادگان والا شان و دیگر مریدان و معتقدان حضرت پیر و مرشد
اپنے کے مقرر ہوئے چنانچہ جد فقیر نے بھی حضرت سے اکتساب علم معرفت کیا تھا اور بہت سے
شاہزادہ اور امرائے سلطانی بیعت مین آئے تھے اور بعضون نے خرقہ خلافت بھی حاصل
کیا جیسے میرے پیر مرشد برحق حضرت مرزا روشن بخت قدس سرہ اور میرے والد اور مرزا نجستہ
نعم شاہ و شاہزادہ سلیم برادر شاہ وفات حضرت کی ۱۲۳۲ھ ہجری مین ہوئی مزار گہربار درمیان
شاہجہان آباد کے متصل جبلی قبر کے واقع ہے تا ایام غدر حضرت ظل سبحانی عرس شریف مین
حاضر ہوتے تھے یہ فقیر بھی ایک دو مرتبہ ہمرکاب حاضر عرس شریف ہوا ہے حضرت کو
نعمت اپنے ماموں صاحب سید فتح علی شاہ دہلوی قلندری سے بھی پہونچی تھی مزار سید
فتحعلی شاہ کا بمقام پہاڑی اندرون شاہجہان آباد کی زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔

ذکر حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہارِوی چشتی فخری۔ کہ حضرت خلفاء اعظم و مجلس ہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے تھے اوصاف حمیدہ حضرت کے مشہور ہین بارہا فقیر کے جدامجد بھی بیان کرتے تھے ایک روز فرمایا کہ ایک وقت بہت سے مریدان و معتقدان حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے خدمت بابرکت مین حاضر تھے اور مین بھی اوس وقت موجود تھا کہ اثناء گفتگو مین حضرت خواجہ محمد قدس سرہ کا بھی ذکر آگیا حضرت مولانا نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک روٹی تھی اُس مین سے آدہی تو نور محمد پنجابی لیگیا اور باقی آدہی مین سے ٹکرا ٹکرا تمہارا اس کا حق ہے اور میر محمدی نے اپنی کمائی بھی بہت کچھ جمع کرلی ہے اور میری کمائی مین جو کچھ اونکا حصہ تھا وہ پہلے ہی لے چلے استغنائی کے ساتھ ایام گذاری کرتے ہین وفات حضرت مولانا نور محمد قدس سرہ کے ۱۲۰۵ھ ہجری مین ہوئی مزار موضع تاج سرور مہاران مین ہے مولانا نور محمد صاحب سے دس صاحبونکو خرقہ خلافت پہونچا اوّل حضرت قاضی محمد عاقل صاحب دوم حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی سوم خواجہ نور محمد نارووالی چہارم خواجہ حافظ جمال ملتانی و حافظ غلام حسین صاحب بیپنی و مولوی مسعود مہانگے والے و حافظ غلام کبیری والے و حافظ غلام ناصر پیش امام و سید عارف شاہ پاک پٹنی و شیخ جمال محمد چشتی۔

ذکر حضرت مولانا خواجہ محمد سلیمان چشتی فخری نظامی قدس سرہ جاے مولد حضرت کا موضع گرگوجی ہے۔ آپنے بمقام مٹھن کوٹ مدرسہ حضرت قاضی محمد عاقل مین تحصیل علم ظاہری کیا تھا اور ایام طالب علمی مین حضرت خواجہ مولانا نور محمد قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور چند سال بحضور پیر مرشد بکر علم معرفت کی تکمیل کے بعد عطاے خرقہ خلافت حسب الارشاد پیر روشنضمیر بمقام تونسہ شریف مقام فرماکر ہدایت خلق اللہ مین مصروف ہوے بہت سے اشخاص کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اونمین سے ایک تو شیخ محمد یار کہ فرید عصر تھے دوسرے حافظ محمد علی خیرآبادی۔ تیسرے مولوی محمد علی کہ بمقام مکڈہ تشریف رکہتے تھے اور میان عبداللہ شاہ وغیرہ پس بعدہ واسطے زیارت مزارات حضرت مقتداے دودمان چشتیہ خصوصًا بسلطے زیارت مزار پرانوار حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے شاہجہان آباد مین تشریف لاے۔ فقیر کے جدامجد حضرت ابو ظفر سے ملاقات ہوئی اور بعد از زیارت مزارات و حصول استفادہ روحِ پاک

حضرت مولانا سرور کے بوطن مالوف بمقام تونسہ شریف مراجعت فرمائی بعد از چندے بتاریخ ہفتم صفر روز پنجشنبہ ۱۲۶۷ھ ہجری بعمر یکصد سال اس دار ناپائدار سے سفر فرمایا بعد حضرت کے نبیرۂ حضرت یعنے حضرت شاہ اللہ بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ زینت بخش مسند طریقت ہوے اللہ تعالیٰ ان بزرگوار کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے اس آخری وقت مین ذات ستودہ صفات بھی گویا مولانا کی کرامات کا نمونہ ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ نیاز احمد چشتی فخری بریلوی قدس اللہ اسرارہم

کہ اعظم اولیاء متاخرین وکبراء خلفاء ریخین حضرت مولانا محمد فخر الدین کے تھے انکے والد کا نام سید حاجی حکیم شاہ رحمت سرہندی ہے آپ سرہند مین پیدا ہوے اور بعد سن تمیز کے آپکی والدہ نے آپ کو حضرت مولانا محمد فخر الدین کے سپرد کیا حضرت نے بکمال شفقت اور کوشش علوم ظاہری اور باطنی سے انکو آراستہ کیا بعمر تیس برس حضرت مولانا سے بیعت ہوئی اور بعد کوشش چند سال کے علوم باطنی سے فائز ہوے اور بعد عطاے خرقہ خلافت پیشگاہ حضرت مولانا سے مامور بخطۂ بریلی ہوے اور ہدایت خلق اللہ مین مشغول ہوے ذات بابرکات سے ایک فیض عام جاری ہوا اور بہت سے صاحبونکو خرقہ خلافت عطا کیا۔ جیسے مولانا نظام الدین فرزند اکبر وسجادہ نشین حضرت اور مولانا نصیر الدین صاحبزادہ حضرت اور مولوی محمد عبد السمیع اور مسکین شاہ دہلوی اور آغا جان صاحب اکبرآبادی اور دوسرے آغا صاحب ولادت حضرت کی ۱۱۵۵ہ ہجری مین ہوئی اور وفات ۶ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ ہجری مین ہوئی مزار بانس بریلی مین ہے

ذکر حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب چشتی فخری مرشد نواب بہاولپور وم مرزا محمود شاہ جامع سلاسل فخریہ سلمہ اللہ تعالےٰ

یہ صاحب بھی خاندان فخریہ مین غنیمت ہین ذات بابرکات سے فیض عام جاری ہے سبحان اللہ اخراجات حسنات آپ کے زبان زد خاص وعام ہے سچ ہے کہ سخاوت جزو اعظم فقر ہے اور کیون نہون آخر تو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء زرزری زربخش کے سلسلہ مین ہین سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے کہ حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب خلیفۂ اعظم

حضرت شاہ غلام فخر الدین مبرور پیر ادر کلان اپنے کے وہ خلیفہ اکبر خواجہ خدا بخش علیہ الرحمۃ کے اور وہ خلیفہ اکمل حضرت شریعت پناہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے وہ خلیفہ رشید حضرت مولانا نور محمد بھبل قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ وہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین فخر جہان دہلوی قدس سرہ کے ۱۱۹۲ھ ہجری مین حضرت واسطے زیارات مزارات دہلی بتقریب عرس حضرت سلطان المشایخ جب دہلی تشریف لائے تو ہزارون اشخاص دولت دین و دنیا سے بہرہ مند ہوئے اور ولادت باسعادت حضرت کی بماہ ذیقعد ۱۱۶۱ھ ہجری بمقام چاچڑان شریف وقوع مین آئی۔

ذکر پیر و مرشد راقم حضرت مرزا روشن بخت گورگانی چشتی فخری قدس اللہ سرہ

حضرت طفولیت ہی سے عابد اور پابند شریعت تھے جب سن بلوغ کو پہونچے تو حضرت مولانا عماد الدین میر محمدی دہلوی قدس سرہ سے بیعت ہو کر بائیس برس کی عمر مین خرقہ خلافت حاصل کیا اور غنا کو ترک کر کے فقر اختیار کیا۔ اور عمر عزیز کو یاد الٰہی مین ساتھ پابندی سنت نبوی کے بسر فرمایا ۱۲۸۵ھ بمقام فرید آباد نواح دہلی مین انتقال فرمایا ذات بابرکات سے صدہا آدمی فیضیاب ہوئے اور خلفا حضرت سے جن صاحبون کے نام کہ فقیر کو یاد ہین شجرہ راقم مین تحریر ہون گے فائدہ بوجہ انقلاب زمانہ وقت انتقال حضرت کے فقیر موجود نتھا۔ مگر بعد از چندی مینے اور دیگر صاحبان معتقدان نے مزار شریف کا حال دریافت کیا تو باشندگان قصبہ ہذا نے وفات ہونا فرید آباد مین اور دفن کرنا املی والے تکیہ مین بیان کیا اور نشان مزار شریف کہا کہ ہم بھول گئے کہ کس املی کے نیچے دفن کیا تھا غرض جس کسی سے دریافت کیا اوس نے یہی بیان کیا۔ بلکہ تکیہ دار فقیر نے بھی اُسی قول کی تائید کی میرے نزدیک حضرت نے تمام عمر مین کوئی امر خلاف شریعت نہین کیا۔ اور اسوقت مین جہاں مزارات بزرگان پر جاکر وہ وہ امر کرتے ہین کہ جو خلاف شریعت ہین۔ کیا عجب ہے کہ خداوند کریم نے نشان مزار حضرت کا اپنے بندون کے دل سے محو کر دیا ہو نقل حجا فیروز شاہ خلف شاہزادہ مرزا سلیم مغفور ناقل ہین کہ ایک مرتبہ ناظر قلعہ معلے نے بحضور شاہ عرض کیا کہ دربانان دروازہ دہلی قلعہ معلے نے بیان کیا کہ جسوقت ہم دروازہ کھولتے ہین مرزا روشن بخت کو باہر دروازے کے کھڑا پاتے ہین۔ احتیاطاً اطلاع کرتے ہین۔ جناب قدس

فدوی سمجھا۔ کہ شب کو مرزا روشن بخت شہر مین رہا کرتے ہین اور علی الصباح آجاتے ہین اس امر کا فدوی کو خیال ہوا۔ اور دو خواجہ سرا واسطے تفحص حال کے پوشیدہ طور پر مرزا صاحب کے مکان پر متعین کیے کہ دیکھین یہ کیا ماجرا ہے غرض شب کو باہر جانا ثابت نہوا بلکہ سنا کہ مرزا صاحب بعد نماز عشا کے تھوڑی دیر قیلولہ کرتے ہین۔ باقی تمام شب تا اوّل وقت نماز صبح کے عبادت مین رہتے ہین۔ یہ معاملہ قابل گذارش تھا ہوا سطے عرض کیا۔ چچا صاحب مغفور فرماتے ہین کہ مین بھی اُسوقت حاضر تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہرگز اونکی نگرانی نہ کیجاوے وہ شخص اہل خدمت ہے۔ پس جب یہ راز فاش ہوا تو حضرت نے محل مسکونہ اپنا آبائی کہ جو قلعہ معلی مین تھا اوسے ترک کرکے آبادی شہر مین بمقام باغ اعظم خان کہ اکثر اُس محلہ مین غریب لوگ رہتے جارہے تھے اور اپنی آمدنی مین سے قدرے براے سد رمق رکھ لیا تھا باقی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ عیال اطفال اپنے کے سپرد کردیا تھا اور تا ایام غدر نماز صبح اوّل وقت جامع مسجد مین داکی اور یہ حضرت کا شعار تھا کہ اُسی محلہ کی بیوگان و پردہ نشینان کا جو کام ہوتا تھا۔ طریقہ مسنون سمجھکر کیا کرتے تھے یہانتک کہ بعض مستورات بکری اور مرغی اور سوت وغیرہ واسطے فروخت کرنیکے دیتی تھین ایسی قسم کی چیزین چوک پر گذری مین بکا کرتی تھین حضرت کو کسی نے چوک پر کچھ فروخت کرتے نہین دیکھا اور یہ بھی قاعدہ تھا کہ رستہ مین جو شخص ملاقی ہوتا اوس سے پہلے حضرت ہی سلام علیک کیا کرتے تھے ہرچند اس فقیر اور دیگر صاحبان نے چاہا کہ پہلے حضرت سے ہم سلام کرین مگر یہ مقصد کسی کا پورا نہوا۔ اور حضرت نے خاندان قادریہ مین میان قادر شاہ قادری گوالیاری سے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ مین بھی حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوا ہون۔

نقل ہے۔ کہ خاندان فقیر مین یہ بات سب بزرگ جانتے ہین۔ بلکہ مشہور ہے کہ جو شخص بیضہ کبوتر حضور کی خدمت مین لاکر دریافت کرتا آپ بیضہ کو دیکھکر نر مادہ اور رنگ بتا دیا کرتے تھے جس مین نر کہتے اوس مین سے نر بچہ اور جس مین مادہ کہتے اُس مین سے مادین بچہ نکلتا تھا اور جس رنگ کا بچہ نکلنا فرما دیتے تھے اوسی رنگ کا بچہ نکلتا تھا۔

نقل ہے۔ کہ ایک محفل مین ایک روز بہت سے احباب جمع تھے یعنی مرزا جہان خسرو

ومرزا جہان شاہ ومرزا کاؤس شکوہ برادران شاہ ومرزا ابوسعید ومرزا ابوجان ومرزا اعلاء الدین
ومرزا بہادر خلیفہ حضرت ومرزا عبداللہ خلف مرزا شاہ رخ مبرور ومرزا کریم الدین وغیرہ ومرزا
ممن صاحب پس حضرت بھی اوسی جلسہ مین جلوہ نما تھے بوجہ کثرت انفاس حضرت ذکر اللہ
ہورہا تھا۔ اثناء گفتگو مین ذکر پیری مریدی کا آگیا مرزا ممن صاحب کہ اُسوقت انکا طریقہ
رندانہ تھا کہنے لگے کہ پیری مریدی کیا چیز ہے ہمنے تو کوئی پیر دیکھا نہین لوگونکو پیر ملجاتے ہین
ہمکو کوئی پیر نہین ملتا۔ لوگون نے یہ ایک کھیل مقرر کر رکھا ہے۔ حاضرین جلسہ نے کہا کہ آپ
کیسا پیر چاہتے ہین۔ اونھون نے کہا مین ایسا چاہتا ہون کہ یا تو بزور اپنے کشف کے فعال بد
سے ہمکو باز رکھے یا ہمارے فعل کا شریک ہو یعنی ہمکو ہمارے افعال سے نہ روکے حضرت نے ارشاد
کیا کہ بھائی صاحب مین اس لایق تو نہین ہون۔ کہ تمکو از راہ کشف فعال بد سے باز رکھون مگر اس
شرط پر تمکو بعیت کرتا ہون کہ جو تم کرتے ہو شوق سے کرو مین ہرگز منع نکرونگا۔ مگر میرے روبرو
فعل بد نکرنا اُنھون نے یہ شرط قبول کی اور اُسی جلسہ مین بعیت ہوئے بعد تھوڑی دیر کے محفل
برخاست ہوئی اور مرزا ممن صاحب بھی اپنے مکان پر آئے پس وقت معینہ پر غسل کیا۔
اور پوشاک بدلکر عطر لگایا اور شیشہ گلابی اور جام بلورین طلب کیا چاہا کہ اُس مین سے کچھ
نوش کرین۔ دیکھا کہ سامنے سے حضرت پیر مرشد تشریف لاتے ہین۔ اُسیوقت وہ سامان پوشیدہ
کیا اور چلمن اٹھا کر واسطے پیشوائی کے کمرہ سے باہر آئے تو وہان کچھہ ندیکھا سمجھے کہ توہم ہے پھر کمرہ
مین واپس آکر چاہا کہ شراب نوش کرین پھر وہی صورت پیش آئی چند مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ ناچار جب
رات زیادہ گئی تو بہ تبدیل لباس قلعہ سے باہر آکر محبوبہ کے مکان پر پہونچے اور زینہ پر چڑھے تو
دیکھا کہ اندر کیطرف چوکھٹ بازو پکڑے ہوے پشت پھیرے ہوے حضرت کھڑے ہین یہ دیکھتے
ہی واپس اوترے اور سمجھے کہ کسینے اس مکان کا پتا حضرت کو دیا ہے پہلے ہی سے یہان آکھڑے
ہوے ہین اور یہ بھی سوچے کہ وقت مے نوشی کے بھی یہی صورت پیش آئی تھی آیا یہ حضرت کا
کچھہ تصرف ہے یا کسی نے اس مکان کا پتا بتادیا ہے یا یہ میرا توہم ہے یہ سوچکر دوسری معشوقہ کے
مکان پر گئے وہان بھی یہی صورت پیش آئی اب تو سمجھے کہ یہ تصرف حضرت کا ہے واپس
مکان پر آئے اور بیقراری سے انتظاری صبح مین رات کاٹی غرضکہ وقت صبح مکان حضرت

پیر و مرشد پر حاضر ہوئے یہ فقیر بھی اسوقت واسطے شریک ہونے حلقہ کے جایا کرتا تھا حضرت نے
مرزا صاحب سے تبسم کنان فرمایا کہ خیر ہے آپ صاحب آج خلاف وقت خلاف عادت کیونکر آنا
ہوا خیر تو ہے مرزا صاحب موصوف نے عرض کیا۔ کہ جناب مین منہیات سے توبہ کرنے حاضر ہوا ہون
اور اب توبہ کرتا ہون آپ گواہ رہین اور کل حقیقت گذشتہ عرض کی حضرت نے زبان فیض
ترجمان سے ارشاد فرمایا۔ کہ مین تو اس لائق نہین ہون یہ تمہارا حسن ظن ہے مینے دیکھا کہ مرزا صاحب
چند ہی روز مین صاحب راز و نیاز اور باکمال ہو گئے اللہ تعالی مجھکو بھی اون حضرات کے تصدق
سے لوث دنیا سے نجات دے اور عشق اپنا اور اپنے حبیب کا عطا فرماوے۔
دیگر۔ مرزا قایم الملک چشتی صابری والنظامی دہلوی ناقل ہین کہ دہلی مین غدر ہونے سے
چند ہی روز ہوئے تھے کہ حضرت میان حسن عسکری کے مکان پر تشریف لائے اور میان مسکین
شاہ وغیرہ مشایخین کو جمع کرکے فرمایا کہ حضرت تلوار غضب الٰہی کی دہلی پر چلنے والی ہے کچھ بندوبست
کیجیے حضرات جلسہ نے متفق الراے ہوکر کہا ہم آپکو اپنا مقتدا اور شیخ وقت تصور کرتے ہین آپ ہی
کچھ تدبیر فرماوین اور ہم مین سے جس کے لائق جو کار ہوگا وہ اُس سے درگزر نکریگا حضرت نے
آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ مین نے اپنے کو آجتک چھپایا مگر تم سب صاحب ظاہر کرتے ہو۔ کہ کل سب
صاحب میرے مکان پر تشریف لاؤ جس وقت وہ تلوار غضب الٰہی کی ظاہر ہو ایک صاحب
اپنا سر اوس کے آگے رکھدے میان حسن عسکری نے کہا کہ وہ کون ہو۔ فرمایا جسے اللہ ہمت دے
خصوصیت نہین ہے غرض قدرت خدا سے بروز معہود تمام دن ایسا پانی برستا رہا اور باد تند
چلتی رہی کہ حوایج ضروری کو بھی نکلنا مشکل تھا۔ دوسرے روز سب صاحب جمع ہوکر حضرت کے
مکان پر آئے حضرت نے فرمایا کہ مشیت ایزدی اسی طرح ہے کہ سر پر گٹھری ہو اور زوجہ کا ہاتھ
ہاتھ مین ہو اور آوارگی اور خرابی ہو۔ اور ہم تو یہ مصیبت کیون دیکھین گے اگر کل سب
صاحب آجاتے بندوبست ہوجاتا اب کچھ نہین ہوسکتا اور عام طور پر لوگون کو پھانسیان
ملین گی مرزا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ایام غدر مین حضرت چوکی دروازہ نقارخانہ
شاہی پر بعد نماز ظہر وقت سہ پہر اکثر تشریف رکھا کرتے تھے مین بھی اون کے پاس جا بیٹھا
کرتا تھا حضرت ظلم گذشتہ پر کہ جو اونھون نے اطفال صغر سن یورپین کے ساتھ کیا تھا اور

نیز رعایا پر ظلم کرتے تھے افسوس افسوس فرمایا کرتے تھے اور آمد گولون کو دیکھا کرتے تھے ایک روز مجھ سے فرمانے لگے یہان سے چلے جاؤ۔ اب خیر نہین اوسوقت تک قلعہ مین گولہ بازی سے ضرر نہوا تھا پس تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک خوانچہ والا بھی قریب آبیٹھا اتفاق سے ایک پوربیہ آیا اور اوس خوانچہ والے سے چنے لینے لگا اوسی عرصہ مین ایک ٹکڑا گولے کا اوس پوربیہ کے سر مین لگا وہ فوراً مر گیا اوسوقت سے حضرت نے عام طور پر فرمایا۔ کہ جو یہان سے نکل جائیگا وہ بچ جائیگا ورنہ خرابی مین پھنس جاویگا بلکہ مجھ سے فرمایا جلد یہان سے چلے جاؤ۔ اب یہان کا رہنا بہتر نہین ہے۔

ایضاً مرزا صاحب ناقل ہین کہ مین مرزا روشن صاحب کے کمالات سے واقف نہ تھا ایک روز حافظ وزیر محمد خان صاحب کہ جو برج جامع مسجد دہلی مین قیام فرماتے تھے اور مجھے اونکی خدمت مین نیاز تھا۔ فرمانے لگے کہ مرزا روشن بخت سے بھی کبھی ملتے ہو مین نے کہا کبھی شادی شد مین فرمایا کہ وہ اہل خدمت اور قطب وقت ہین مجھے ایک عرصہ سے ذوق فقیری ہے اکثر فقرا کی خدمت کی مگر مقام مقصود تک نہ پہونچا ایک روز مرزا روشن بخت صاحب بعد نماز عصر کے ملاقات ہوئی دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ حافظ صاحب آپنے بہت مشقت کی آخر نتیجہ ہے اب اوس کا صلہ ملیگا اس کلام نے میرے دل مین اثر پیدا کیا اور مین خدمت مین حاضر ہونے لگا انھون نے پانی نوش فرماکر باقیماندہ مجھے عنایت کیا کہ پی لو یہ سرد پانی ہے مین اوس کو پی گیا اوسی شب کو میرا مقصد حاصل ہوا یہ سنکر بندہ کو بھی کمال اعتقاد ہوا۔

دیگر حضور کا یہ بھی شعار تھا کہ کبھی فاتحہ کے واسطے قریب مزار کسی بزرگ کے اندر آستانے کے نہ جاتے تھے باہر سے فاتحہ ادا کیا کرتے تھے ایک روز فقیر نے عرض کیا کہ ہر کہ ومہ اندر آستانون کے جاتا ہے آپ کیون نہین جاتے فرمایا کہ وہ اسی لائق ہین مین ایک ناچیز ہون میری کیا مجال ہے کہ مین مقربان خدا کے پاس جاسکون دیکھئے امراے ظاہری کے پاس جانا کتنا مشکل ہے جو کوئی جاتا ہے کس ادب سے جاتا ہے چہ جائے اولیا اللہ میرے نزدیک ایسی حرکت خلاف ادب ہے۔

نقل ہے ایک روز مینے عرض کیا کہ سماع مین کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ کسی عالم سے دریافت کرو جو وہ کہے اوسپر عمل کرو مین نے عرض کیا حضرت عالم تو منع فرماتے ہین اور فقرا درست

اس باتین کامل دلائل لاتے ہین فرمایا کہ اس ہین ہین کچھ نہین کہہ سکتا اگر علماء سے تمکو اعتقاد ہے علماء سے دریافت کرو اور اگر حضرات فقراء سے اعتقاد ہے اون سے دریافت کرو مین نے پھر عرض کیا کہ حضور شریک سماع کیون نہین ہوتے فرمایا کہ مجھہ مین وہ صفات ہرگز نہین ہے جو کبار مین تھے اور جو شرائط کہ سماع مین چاہین اونکا ادا ہونا مشکل ہے۔ غرض کہ مین آپکو لائق سماع سننے کے نہین پاتا۔ اسوجہ سے نہین سنتا دوسرے کو اپنا اختیار ہے۔

ذکر حضرت مولانا قطب الدین خلف اکبر حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ

یہ حضرت بھی کامل وقت گذرے ہین اکثر اصحاب خاندان جدی فقیر کے حضرت سے بیعت تھے بلکہ پدر بزرگوار اپنے سے کچھ کم نہ تھے اور حضرت ظل سبحانی جد فقیر کو بھی ذات بابرکات سے نہایت اعتقاد تھا وفات انکی ۱۰ محرم سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین ہوئی بعد آپکے انکے صاحبزادہ میان کالے صاحب سجادہ نشین ہوے اور ۱۵ صفر سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین انتقال ہوا آپکے بعد میان غلام نظام الدین سجادہ نشین ہوے اور سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین ۱۲ شوال کو انتقال فرمایا انکے برادر خورد میان غلام معین الدین صاحب سجادہ نشین ہوے ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین انتقال ہوا۔

ذکر مشایخین و معتقدین سلسلہ فخریہ سے کہ جو گیرانہ مین گذرے اور اب ہین

حضرت مولوی ظہیر الدین رحمۃ اللہ مرید میر عوض علی مغفور کے تھے۔ اور وہ مرید حضرت مولوی بدیع الدین قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی کے یہ حضرت عالم باعمل اور صاحب نسبت گذرے ہین مین بھی ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہون سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین بمقام قصبہ بنت انتقال فرمایا۔ ان کے سجادہ نشین حافظ نابینا کہ اب موجود ہین۔ تیسرے حاجی احمد اللہ کہ مرید حضرت عبد اللہ شاہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ کے چوتھے قاری شہاب الدین ہمشیرہ زادہ مولوی رحمت اللہ کہ مرید حضرت حضرت شاہ شاہ اللہ بخش صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ شاہ سلیمان مغفور کے چوتھے منشی خواجہ مولانا مولا بخش کہ اولاد سے حضرت شاہ عبد الرزاق چچا جھنجانوی قدس اللہ سرہ کے اور مرید حضرت مولانا نصیر الدین صاحب خلف حضرت سید شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہ کے ہین ۔ اسال جو فقیر دہلی گیا۔ وہان پر میان مستان شاہ ولایتی سے ملاقات ہوئی کہ مرید مولوی عبد السمیع کے ہین اور وہ خلیفہ حضرت سید شاہ نیاز احمد

قدس سرہ کے نہایت خلیق اور باعلم دیکھنے مین آئے

بیان اون گروہ کا کہ جو خانوادون قادری سے نکلے ہین۔

خانوادہ سہروردیہ سے سترہ گروہ جاری ہین۔

اول گروہ صوفیہ۔ حضرت قاضی حمید الدین صوفی سے جاری ہوا۔ کہ آپ خلیفہ

شیخ شہاب الدین کے تھے۔ ۱۰ تاریخ ربیع الثانی بقول ۹ ماہ رمضان ۶۷۳ھ ہجری مین وفات

ہوئی جناب قاضی صاحب نے شیخ احمد نہروانی کو فقیر کیا۔ اون سے شیخ شاہی ہوئے تابہ

خواجہ محمود موتیہ دوز اور مولانا ناصح الدین ہوئے۔

۲۰ ایونی ہوئے اوران سے

دوسرا گروہ جلالیہ۔ حضرت سید جلال بخاری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ بہاؤ الدین

زکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے بتاریخ ۹ جمادی

الاول ۶۹۹ھ ہجری نبوی وفات پائی مزار اوچ مین ہے۔

اس گروہ کے فقیر ایک سیلی سر پر باندھتے ہین اور ایک سینگ ہرن کا رکھتے ہین اور وقت

عشق کے بجاتے ہین اور کل مہر نبوت کا تمغہ اون کے بازو پر رہتا ہے موضع حسن پور کہ متصل

قصبہ پلول ہے وہان ایک درویش اس گروہ کے اچھے دیکھنے مین آئے۔

تیسرا گروہ لعل شہبازیہ۔ حضرت سید لعل شہبازی سے جاری ہوا۔ کہ لعل

بہار بھی مشہور ہین۔ آپ خلیفہ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ

شہاب الدین سہروردی کے ہوئے صاحب معارج الولایت نقل کرتے ہین کہ حضرت صاحب کمالات

ظاہری و باطنی و تصرفات صوری و معنوی رکھتے تھے مگر پابند شریعت نہ تھے طریق ملامتیہ

رکھتے اور لباس سرخ پہنتے تھے اسوجہ سے لعل سرخ بھی کہلاتے ہین اور اولاد سے

حضرت امام جعفر صادق ؑ کے تھے اور سلسلہ جدی سے بھی نعمت حاصل کی تھی ۶۷۳ھ مین

وفات ہوئی مزار بمقام سیومان ملک سندھ مین ہے۔

چوتھا گروہ مخدومیہ۔ میر سید جلال الدین ملقب بمخدوم جہانیان سے جاری ہوا

کہ اول خرقہ خلافت عم بزرگ اپنے شیخ صدر الدین محمد غوث سے حاصل کیا تھا۔ بعدہ سید

لعل سرخ سے خلافت پہونچی بتاریخ ۱۰ ماہ ذی الحجہ ۷۸۵ھ ہجری مین وفات پائی مزار اوچ مین ہے

پانچوان گروہ کرم علی جہلی۔ حضرت شاہ کرم علی جہلی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے حضرت حاجی قاسم اور آپ کا ایک زمانہ تھا اور سید لعل شہبازی سے ملکر یہ لوگ خانوادہ سہروردیہ مین شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہین اس گروہ کے فقیر ایک کوڑا اپنے پاس رکھتے ہین اور وقت عشق کے اپنے بدن پر مارتے ہین شہر بہلسہ مین ایک درویش اچھے سلے تھے۔

چھٹا گروہ موسیٰ شاہی سہاگ سے ہوا ہے۔ یہ فقیر سدا سہاگ بھی کہلاتے ہین شاہ موسیٰ مرید سید جلال سرخ کے تھے فقیر اس گروہ کے لباس زنانہ پہنتے ہین سید جلال سرخ اور ان کا زمانہ قریب تھا۔

ساتوان گروہ رسول شاہی۔ سید رسول شاہ الوری سے جاری ہوا اس گروہ کے فقیر چہرہ سے خاک لگاتے ہین اور چار ابرو کا صفایہ رکھتے ہین اور ایک رومال مثل کلاہ کے سر پر رکھتے ہین اور رات کا سونا حرام جانتے ہین اکثر صاحب درد وغیرہ عضو علیل کو اپنے زبان سے چاٹ کر اچھا کرتے ہین اس سلسلہ مین خواجہ فدا حسین المعروف خواجہ نجم الدین ہمدانی دہلوی کامل وقت گزرے ہین کہ یہ مرید شاہ مظفر حسین المعروف مولانا حنیف کے تھے اور وہ مرید سید رسول شاہ الوری کے اور وہ مرید شاہ داؤد کے وہ مرید شاہ یحییٰ حبیب اللہ کے وہ مرید شاہ اسمٰعیل کے وہ مرید سید شاہ مرتضیٰ اننذ کے وہ مرید سید عبد الرزاق کے وہ مرید شاہ اللہ داد عارف شاہ کے وہ مرید حضرت شاہ بندگی کے وہ مرید شاہ منجن کے کہ گوشہ نشین بھی کہتے ہین وہ مرید شاہ محمد گوشہ نشین کے وہ مرید خواجہ اسحاق کے وہ مرید شاہ داؤد قریشی کے وہ مرید حضرت شاہ راجن قتال کے وہ مرید شاہ احمد کبیر الحسن مخدوم جہانیان جہان گرد کے وہ مرید سید جلال بخاری کے وہ مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی کے وہ مرید حضرت مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے۔

اٹھوان گروہ میران شاہی۔ شاہ میران موج ہری بندگی سے جاری ہوا۔ کہ مرید خاندان سید جلال سرخ کے تھے ۱۰۳۵ھ مین وفات ہوئی۔ مزار بہاول پور مین ہے

نوان گروہ عبدروسیہ۔ سید عبداللہ مالکی عبدروسی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ ابوبکر کے تھے اور سات واسطون سے شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہین بعض حضرت امام جعفر سے نسبت کرتے ہین بعض شیخ بہاؤالدین محمد خراسانی سے ملتے ہین سن وفات نہین ملتا۔

دسوان گروہ قاسم شاہی۔ حاجی قاسم سے کہ فقیر اس گروہ کے گھونگرو پاؤنمین باندھکر مجالس فقراءمین دہمال کرتے ہین۔ آپ بھی خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے ۱۰۳۲ھ مین وفات پائی بعض فقیر اس گروہ کے نقشبندیا بعض چندیا سے نسبت کرتے ہین مگر جدی کہلاتے ہین

گیارہوان گروہ رزاق شاہی۔ شاہ عبدالرزاق سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شاہ محمد میران بندگی کے تھے ۱۰۰۳ھ ہجری مین وفات پائی مزار لاہور مین ہے۔

بارہوان گروہ دولا شاہی۔ دولا دریائی سے جاری ہوا کہ اولاد سے بہلول لودہی بادشاہ کی تھی۔ اور خلیفہ سید ناسر مست کے اور وہ خلیفہ پیر برہان الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ صدرالدین راجن قتال کے وہ خلیفہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کے وہ خلیفہ شیخ صدرالدین عارف کے وہ خلیفہ غوث بہاءالدین زکریا ملتانی کے اور وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے حضرت نے خرقہ اپنا جلادیا تھا اور اوس کی خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچا اور خاک کھا اور جمیع فقیرون مین عشق کہا اس گروہ کے فقیر خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچتے ہین اور جمیع فقرامین عشق اللہ کہتے ہین اور جواب مین سدا عشق پاتے ہین اور الف اللہ کے فقیر بھی کہلاتے ہین ۱۰۸۶ھ ہجری مین انتقال فرمایا مزار گجرات ملک پنجاب مین ہے

تیرہوان گروہ سید شاہی۔ سید سادات خان بخاری سے جاری ہوا کہ مرید سید نا سرمست کے اور پیر بھائی دولا دریائی کے اور ہم زمانہ بھی تھے۔

چودھوان گروہ اسماعیل شاہی۔ شاہ اسماعیل سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ عبدالکریم کے تھے وہ خلیفہ مخدوم طیب کے وہ خلیفہ مخدوم برہان الدین کے وہ خلیفہ شیخ میلون کے وہ خلیفہ شیخ حسام الدین متقی چشتی ملتانی کے وہ خلیفہ سید شاہ عالم کے وہ خلیفہ سید قطب عالم برہان الدین کے وہ خلیفہ سید ناصر الدین کے اور وہ سید جلال الدین

مخدوم جہانیان کے ماہ شوال ۸۵۰ھ میں وفات ہوئی۔
پندرھوان گروہ جیب شاہی۔ شاہ جیب ملتانی سے کہ مرید شیخ عبدالکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے اور ہم زمانہ تھے۔
سولھوان گروہ مرتضی شاہی۔ کہ انند بخاری بھی کہتے ہین ایک رسالہ مین انند چرخی والا بھی لکھا ہے حضرت مرید شیخ عبدالکریم کے اور ہم زمانہ شاہ اسماعیل کے تھے
سترھوان گروہ ناتھ شاہی۔ اس گروہ کی اچھی طرح سے کیفیت معلوم نہین ہوئی۔ ثبت بعض رسالون مین لکھا ہے کہ جیب شاہی اور رسول شاہی اور اسماعیل شاہی اور مرتضی شاہی اور ناتھ شاہی ایک شاخ سے ہین اور سید شاہی اور رودلا شاہی اور قاسم شاہی اور موسی شاہی اور کرم علی جہلی ایک شاخ سے ہین سید لعل بہار سے ملتے ہین

خانوادہ فردوسیہ سے ایک گروہ نے دو نام پائے

جیب شاہی اور بُدھن شاہی خلیفہ بُدھن شاہ دیوان خلیفہ حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی کے تھے آپ نے تیرہ خلیفہ کئے ایک تو میر سید صدرالدین آپ کے مرید سدو شاہی کہلاتے ہین دوسرے شاہ شمس تیسرے سید شاہ بغدادی چوتھے بایزید خان ابدال پانچین شاہ عشق اللہ چھٹے شاہ عبدالقادر ساتوین داؤد شاہ آٹھوین شاہ درگاہی نوین سید داؤد میران یہ سب حضرات باسلسلہ گذرے ہین اور اُن کے اپنے اپنے پیر کے نام سے مشہور ہوتے ہین مثل سدو شاہی کے اور عموماً بُدھن شاہی مشہور ہین گیارھوین خلیفہ احمد مجذوب بارھوین چھوڑ خان مجذوب تیرھوین پہاڑ خان مجذوب یہ تین صاحب بے سلسلہ رہے سن وفات خلیفہ بُدھن شاہ کا باوجود تلاش مزید کے دستیاب نہوا

خانوادہ طوسیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اول گروہ قادری۔ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ سلسلہ دوسرا حضرت کا جدی مشہور ہے اسطرح ہی حضرت پیران پیر مرید سید

ابی صالح کے وہ مرید سید موسیٰ جنگ دوست کے وہ مرید سید عبداللہ کے وہ مرید سید غنی زاہد کے وہ مرید سید داؤد کے وہ مرید سید موسیٰ الجون کے وہ مرید سید عبداللہ محض کے وہ مرید حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ کے وفات حضرت کی شب شنبہ ۸۔ ربیع الثانی بعد نماز عشاء کے ۱۱۶۰ھ ہجری مین واقع ہوئی مزار شریف بغداد مین ہے مشائخین کبریا نہ سے حضرت شیخ غیاث الدین شیخ محمد قادری کہ مرید حضرت سید طاہا قطب الدین قادری کوتانوی کے تھے اور شاہ بدرالدین قادری بصری سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تحائف رشیدی کے دیکھنے سے حضرت کے کمالات ظاہر ہوسکتے ہین سلسلہ آپکا اس طرح پر ہے یعنے شیخ غیاث الدین فتح محمد مرید شیخ یحییٰ مدنی کے وہ مرید شیخ محمد قطب چشتی کے وہ مرید شیخ حسن محمد چشتی کے وہ مرید شیخ نوربخش قادری کے وہ مرید شیخ محمد علی نوربخش قادری کے وہ مرید خواجہ ابوالحسن زنجلانی کے وہ مرید قطب الاولیاء شیخ حسن محمد کے وہ مرید امیر کبیر سید علی ہمدانی کے وہ مرید شیخ شرف الدین محمد مردقانی کے وہ مرید شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی کے وہ مرید شیخ نورالدین۔ عبدالرحمن قدس سرہ کے۔ وہ مرید شیخ جمال الدین احمد مدنی کے وہ مرید شیخ رضی الدین المعروف لعلی لالہ کے وہ شیخ مجدالدین بغدادی کے وہ مرید شیخ نجم الدین کبریٰ کے وہ مرید شیخ عماریاسرہ کے وہ مرید شیخ ضیاءالدین ابونجیب سہروردی کے وہ مرید حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شاہ ابومحمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وہ مرید شیخ الاسلام ابوسعید مبارک مخزومی کے وفات حضرت حاجی حرمین شریفین شیخ غیاث الدین فتح محمد قادری کے شب چہارشنبہ ۱۱۳۰ھ ہجری ۲۹ ماہ ربیع الاول مین ہوئی مزار پرانوار قصبہ کرانہ مین ہے اور سن وفات اس عبارت سے نکلتے ہین۔ انا فتحنا لک فتحا۔ کیفیت درگاہ قدم رسول و کرانہ کی تحایف رشید مین اس طرح دیکھی ہے اور بزرگان کرانہ سے سنی ہے کہ قدم شریف مسجد بھورا شاہ درویش سے برآمد ہوا ہے اور مسجد زیر خانقاہ حاجی صاحب موجود ہے اور بھورا شاہ بھی کامل فقیر تھے بعد وفات حضرت نکالا گیا۔ اور وہ اب موجود ہے۔

دوسرا گروہ رزاقیہ۔ حضرت سید السادات سید عبد الرزاق گیلانی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ اور فرزند دلبند حضرت پیران پیر کے تھے بتاریخ ۵۔ جمادی الآخر ۶۲۲ھ مین وفات پائی مزار شریف بغداد مین ہے۔

سلسلہ رزاقیہ مین حضرت مولانا حافظ عبد العزیز دہلوی عرف اخوند صاحب مبرور کہ وفات حضرت کی سنہ ۱۰۹۶ ہجری مین ہوئی واصل حق اور عامل وقت گذرے ہین۔ آپکا سلسلہ اس طرح ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز آخوند دہلوی مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید سید شاہ آل احمد کے وہ مرید سید شاہ حمزہ کے وہ مرید سید شاہ آل محمد کے وہ مرید شاہ برکت اللہ کے وہ مرید شاہ فضل اللہ کے وہ مرید سید احمد کے وہ مرید میر سید محمد کے وہ مرید میر شیخ مخدوم جمال اولیاء کے وہ مرید شیخ ضیاء الدین قاضی حیا کے وہ مرید حضرت محمد بکاری کے وہ مرید سید ابراہیم کے وہ مرید شیخ بہاؤالدین کے وہ مرید سید احمد جیلانی کے وہ مرید سید موسئے کے وہ مرید سید علی کے وہ مرید سید علی محی الدین ابی نصر کے وہ مرید سید ابو صالح کے وہ مرید حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کے دوسرے حضرت مولانا سید غوث علی شاہ قادری کہ جو فی زمانہ نواح دہلی مین شیخ وقت گذرے ہین کمالات اون کے مشہور ہین۔ اونکی وفات شب دوشنبہ ۲۶۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین ہوئی مزار شریف پانی پت مین ہے سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے کہ مولانا مرید سید اعظم علی شاہ بابری کے وہ مرید سید عبد اللطیف بری کے وہ مرید سید امیر بالا پیر کے وہ مرید حضرت سید محمد مقیم محکم الدین کے کہ جن سے گروہ مقیم شاہی ہے وہ مرید حضرت سید ابو المعانی قادری کے وہ مرید بہاول شیر قلندر کے وہ مرید عبد الجلال کے وہ مرید شاہ محمود کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید جلال الدین کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید سید شہاب الدین کے وہ مرید شاہ احمد اولی کے وہ مرید خواجہ ابو صالح کے وہ مرید حضرت سید الاق سید عبد الرزاق قدس اللہ اسرارہم کے تیسرا گروہ وہابیہ۔ حضرت عبد الوہاب قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ و نیز پسر حضرت پیران پیر کے تھے ۵۹۳ھ ہجری مین وفات پائی۔

گروہ وہابیہ مین شاہ عبدالغنی مہم والے بھی اچھے شخص ہین مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید محمد رمضان کے وہ مرید عبدالعظیم کے وہ مرید حفیظ اللہ شاہ کے وہ مرید شاہ عبداللطیف کے وہ مرید فتح محمد کے وہ مرید شاہ عبدالقادر کے وہ مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید عبدالقادر زین العابد کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید احمد مسعود علی کے وہ مرید سیف الدین صوفی کے وہ مرید سید عبدالوہاب کے۔

چوتھا گروہ قبیشیہ۔ حضرت سید خواجہ قبیش سے جاری ہوا کہ ہمشیرہ زادہ حضرت پیران پیر کے تھے اور وہ خلیفہ تھے اور ہمزمانہ سید عبدالرزاق کے ہوے۔

پانچوان گروہ غفور شاہی۔ شیخ عبدالغفور اعظم پوری سے جاری ہوا کہ بتاریخ ۸ ماہ شعبان ۹۸۵ھ ہجری مین وفات پائی مزار اعظم پور مین ہے اس گروہ مین سید طاہا قطب الدین کوتانوی نے ۱۰۵۰ھ مین انتقال کیا۔ کامل درویش گذرے ہین سلسلہ آپکا اس طرح پہونچتا ہے کہ سید طاہا مرید سید محمود شہید کے وہ مرید سید حسن کے وہ مرید سید جلال الدین بخاری کے وہ مرید عبدالغفور کے وہ مرید سید عبدالکریم کے وہ مرید سید عبداللہ کے وہ مرید قطب الدین بخاری کے وہ مرید سید حامد نوبہار کے وہ مرید سید ناصر الدین نوشہ کے وہ مرید سید جلال الدین بخاری جہانیان جہان گشت کے وہ مرید سید قطب الدین ابدال کے وہ مرید شیخ محمد فاضل کے وہ مرید شیخ شمس الدین علی کے وہ مرید شمس الدین علی حداد کے وہ مرید حضرت پیران پیر کے۔

آٹھوان گروہ نعمت اللہ شاہی۔ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ سے جاری ہوا۔ سلسلہ نسبی اور مریدی حضرت کا دست بدست اپنے خاندان پدری مین چلا آتا ہے۔ یعنے نعمت اللہ ابن سید شاہ نور بن سید نبیل ادہم بن سید جعفر بن سید بہاؤالدین بن سید داؤد بن سید ابوالعباس احمد بن سید حسن بن سید موسی بن سید علی محمد بن سید متقی بن سید صالح بن سید ابی صالح بن سید عبدالرزاق بن حضرت پیران پیر ۸۳۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ فقیر اس گروہ کے تاج ترکی رکھتے ہین۔

نوان گروہ سید شاہی۔ حضرت سید محمود حضوری لاہوری سے جاری ہوا

کہ سید موسوی تھے۔ اور خلیفہ شمس العارفین سید شمس الدین کے وہ خلیفہ سید یعقوب کے وہ مرید سید عبد اللہ شاہ قادری کے وہ مرید سید اعلیٰ کے وہ مرید سید مسعود کے وہ مرید سید احمد کے وہ مرید سید اصغر کے وہ مرید شاہ ابو الفرح کے وہ مرید سید عبد الوہاب کے وہ مرید حضرت پیران پیر کے تھے ۹۴۲؁ ہجری مین وفات ہوئی۔ مزار لاہور مین بیچ مقبرہ حضرت جان محمد حضوری کے ہے۔

دسوان گروہ بہلول شاہی۔ حضرت سلطان العارفین بہلول دریائی سے جاری ہوا کہ خلیفہ شاہ لطف اللہ بری قادری کے تھے وہ خلیفہ جمال اللہ مشہور بہ حیات المیر زندہ جاوید کے تھے ۹۸۳؁ ہجری مین وفات پائی مگر اس گروہ کو بعض خانوادہ سہروردیہ سے بدین وجہ نسبت کرتے ہین کہ شاہ لطف اللہ مرشد بہلول دریائی کو شاہ نصیر الدین قریشی سہروردی سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تھا۔

گیارہوان گروہ قمیصیہ سید شاہ قمیص بن ابی الحیات گیلانی سے جاری ہوا۔ کہ سلسلہ خلفاء اور جدی آپ کا حضرت پیران پیر سے اس طرح ملتا ہے۔ یعنے شاہ قمیص بن سید ابی الحیات بن تاج الدین محمد بن سید بہاء الدین محمد بن سید جلال الدین احمد بن شاہ داؤد بن سید جمال الدین علی بن سید ابی صالح بن سید السادات سید عبد الرزاق گیلانی قدس اللہ اسرارہم بتاریخ ۲ ماہ ذیقعدہ ۹۹۲؁ھ مین وفات پائی اس گروہ کے فقیر ملک بنگالہ مین اکثر دیکھے ہین۔ اور وفات حضرت کی ملک بنگالہ مین ہوئی ہے

بارہوان گروہ میان خیل۔ حضرت میان میر بالا پیر لاہور سے جاری ہوا۔ آپ مرید حضرت خضر سیوستانی کے تھے ۱۰۴۵؁ ہجری مین وفات پائی روضہ منورہ لاہور مین بنوایا ہوا حضرت داراشکوہ خلف شاہجہان بادشاہ کا ہے داراشکوہ مغفور کو ارادت حضرت کی خدمت مین تھی اسیوجہ سے داراشکوہ قادری کہلاتے ہین اور اخیر مین سلسلہ سہروردی مین حضرت قطب وقت شاہ مرید دہلوی سہروردی سے کہ جن کا مزار گھر بار درمیان شاہجہان آباد و زیر مسجد جامع کے موجود ہے خرقہ خلافت پہونچا تھا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی تحفہ مین فرماتے ہین کہ شاہزادہ داراشکوہ شان عالی و مرتبہ بلند اور مقام ارجمند

رکھتے تھے۔ چنانچہ احوال باطنی آپکا آپ کی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ اور کتب مصنفہ آنجناب ابھی تک ملتی ہین وہ یہ ہین۔ سفینۃ الاولیاء سکینۃ الاولیاء رسالہ حق نما۔ دیوان اکبر۔ دیوان قادری۔ رسالہ معارف۔ سیر ابریہ۔ حسنات العارفین۔ مجمع البحرین۔ چند نسخے اسمین سے میرے پاس بھی موجود ہین چنانچہ ایک مرتبہ یہ کاتب الحروف نہایت رنج والم مین مبتلا تھا۔ اور کوئی صورت نجات کی نظر نہ آتی تھی۔ ایک روز مین نے بعد نماز بعد گریہ و زاری کے روح پاک حضرت سے رجوع کی اوسی شب کو بشارت ہوئی اور ایک اسم الہی بندہ کو بتایا اور فرمایا کہ اے نور عین برکت اسم باری تعالی سے یہ رنج دور ہوگا او... دن مقہور ہون گے جب مین واسطے نماز صبح کے بیدار ہوا تو وہ اسم مجھے یاد تھا غرض اوسی ہفتہ مین اللہ تعالی نے اپنے نام کی برکت اور تصدق روح پاک اوس حضرت سے وہ رنج تبدیل بخوشی کیا یکم ماہ محرم سنہ ہجری مین وفات ہوئی مزار گرد... مقبرہ ہمایون بادشاہ مین ہے تخلص حضرت کا قادری ہے۔ سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت دارا شکوہ قادری مرید حضرت مولانا شاہ قادری کشمیری کے وہ مرید حضرت میان میر لاہوری کے۔ وہ مرید حضرت شاہ خضر ابدال سیوستانی کے وہ مرید حضرت شاہ اسکندر کے وہ مرید حضرت شیر الاولیاء خواجہ حاتی کے وہ مرید ... سید علی قادری کے وہ مرید حضرت شاہ جمال مجرد کے وہ مرید حضرت سید لعل شاہباز کے وہ مرید حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم کے وہ مرید حضرت شیخ مرتضی سبحانی کے وہ مرید حضرت شیخ احمد بن مبارک کے وہ مرید حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی غوث ربانی رضی اللہ تعالے عنہ کے۔

تیرہوان گروہ حسین شاہی۔ حضرت شاہ لال حسین لاہوری سے جاری ہوا ہے کہ فقیر آپ کو شاہ حسین ڈوڑا بھی کہتے ہین۔ آپ خلیفہ بہلول دریائی کے تھے مگر پابند شریعت تھے صاحب معارج الولایت ناقل ہین کہ سوا لاکھہ آدمی ذات ستودہ صفات سے فیضیاب ہوئے اونمین سے سولہ خلیفہ ہوئے ان مین چار غریب اور چار دیوان اور چار خاکی اور چار بلاول مشہور ہین اول شاہ غریب بمقام رتی ٹھٹہ دوسرے شاہ غریب موضع لنگوٹی والے ضلع وزیر آباد مین۔ تیسرے شاہ غریب چیلا پوری ملک دکن مین چوتھے شاہ غریب لاہور مین متصل

مزار حضرت کے اور اول دیوان مادہو دوسرے دیوان گورکہ لاہور مین متصل حضرت کے تیسرے دیوان بخشی بیجاپور مین چوتھے اللہ دیوان کہ مزار لاہور مین ہے پس دیوان مادہو نہایت محبوب ہے۔ اوّل خاکی مولابخش دوسرے خاکی خاکیشاہ لاہور مین بجوار مزار حضرت تیسرے خاکیشاہ وزیرآباد مین۔ چوتھے خاکی حیدربخش دکن مین اور اوّل شاہ رنگ دوسرے بلادل بدہو تیسرے شاہ بلادل کہ مزار لاہور مین گرد مزار حضرت کے ہے چوتھے شاہ بلادل دکن مین حضرت شاہ حسین ۹۵۵ھ ہجری مین فقیر ہوے اور بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی ۱۰۰۸ھ ہجری مین وفات پائی مزار لاہور مین ہے۔

چودہوان گروہ ہاشم شاہی۔ میر علی ہاشم چہارضرب قادری سے جاری ہوا آپ مرید اپنے جدی سلسلہ مین ہین۔ یعنے میر ہاشم بن سید محمد بن سید احمد بن سید عمر بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمود بن سید محمد یوسف بن سید عبدالرزاق ثانی بن سید میمون بن سید مسعود بن سید میر حسن بن سید حیات بن سید صالح بن حضرت غوث پاک بتاریخ ۷ ماہ شوال ۱۲۳۵ھ ہجری مین بعارضہ دبل انتقال فرمایا اور تازندگی اظہار دبل نہوا وقت غسل کے معلوم ہوا۔

پندرہوان گروہ مقیم شاہی۔ سید محمد مقیم محکم الدین بن سید ابوالمعانی سے جاری ہوا کہ خلیفہ حیات المیر بغدادی کے تھے کہ اون کو شاہ جمال اللہ کہتے ہین ۱۰۵۵ھ مین وفات ہوئی اور حضرت نہایت صحیح النسب سادات عظام قادری سے تھے سہروردیہ سلسلہ قادریہ راقم اجرتالہ بہ لباس الخرقت للطالبین کما اجازلنا شیخنا و مولانا مرزا روشن بخت گورگانی وہومن شیخ المسلین مولانا عمادالدین میر محمدی دہلوی وہومن قدوۃ الزمان سید فتحعلی شاہ قادری دہلوی وہومن سید عیوض نعمان شہید وہومن سید عبدالکریم محقق منگری وہومن سید تاج الدین وہومن سید شرف الدین غوث وہومن شاہ مصطفےٰ صوفی وہومن شاہ داد عارف وہومن بندگی پیرن سلطان وہومن شیخ حامد سبحن گوشہ نشین وہومن خواجہ اسحاق محدث گوشہ نشین وہومن شیخ داؤد وہومن سید صدرالدین وہومن مخدوم جہانیان جہان گشت وہومن سید کبیر بخاری

وہو من بہاؤ الدین ذکریا ملتانی وہو من شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی وہو من حضرت محبوب سبحانی محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہما حضرت سید فتح علی شاہ قادری قدوسی صحیح النسب سادات عظام اور اعلے مشائخ ذوی الاحترام دہلی سے ہین تصرفات آپ کی زبان زد خاص وعام ہین اور ہمزمانہ عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ سے تھے مزار حضرت کا شہر دہلی مین بمقام بھوجلا پہاڑی زیارت گاہ خاص وعام ہے

سولھوان گروہ نوشاہی - حضرت خواجہ فضیل نوشاہی قادری سے جاری ہوا - اور خرقہ خلافت پدر بزرگوار اپنے سے حاصل کیا تھا سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنے خواجہ فضیل بن حاجی محمد نوشاہی صوفی بن علی ہاشم گیلانی بن بدر الدین اسمعیل بن سید عبد اللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین گیلانی بغدادی حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابو الحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود ابو العباس احمد بن سید صفے الدین مشہور بہ سید صوفی بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السموات والارض حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وفات خواجہ فضیل کی ۱۲۰۱ھ مین ہوئی مزار کابل مین ہے

سترہوان گروہ جباری - سید عبد الجبار سے جاری ہوا اس گروہ کا کوئی فقیر بندہ سے نہین ملا -

اٹھارہوان گروہ محمود شاہی - محمود بوٹی سے جاری ہوا - فقیر اس گروہ کے رسی مونج کی باریک گلے مین باندھتے ہین مزار لاہور مین ہے اس سلسلہ سے شاہ منصور اور شاہ محمد سکندر حیات اور شاہ محمود ملتانی بھی قادری کہلاتے ہین -

انیسوان گروہ سدو شاہی - شاہ سدو سے جاری ہوا کہ آپ پیر بھائی اور ہمزمانہ بہلول دریائی کے تھے -

بیسوان گروہ خاکسار - شاہ خاکسار ایرم پار سے جاری ہوا زیادہ حال انکا بھی نہین معلوم ہوا

اکیسوان گروہ قاسم شاہی - حاجی قاسم گنگوہی سے جاری ہوا کہ فقیر اس گروہ کے سیاہ رومال رکھتے ہین -

خانوادہ کاذرونیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اوّل گروہ زاہدیہ۔ حضرت خواجہ فخرالدین زاہد سمرقندی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ خواجہ قطب الدین عبدالمجید کے تھے۔ وہ خلیفہ خواجہ ابو اسحاق گاذرونی قدس سرہ کے سن وفات نہین ملا۔

دوسرا گروہ اولیائی۔ شاہ اولیا سے جاری ہوا۔ کہ موضع سدا پور مین آسودہ ہین اور سلسلہ اپنا خواجہ شیخ احمد سے ملاتے ہین ایک گروہ چشتی نام سے مشہور ہے کسی اور ولایت مین ہوگا

خانوادہ سقطیہ سے ایک گروہ جاری ہوا اوسے نوریا کہتے ہین حضرت ابو الحسن نوری سے کہ خلیفہ خواجہ سری سقطی کے تھے وفات ان کی ۲۹۵ھ ہجری مین ہوئی عمر شریف ۹۸ برس کی تھی مرقد بغداد مین ہے۔

خانوادہ جنیدیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اوّل گروہ انصاریہ۔ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابو عباس قصاب کے وہ خلیفہ شیخ عبداللہ ہجری کے وہ مرید شیخ ابو احمد جریری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے بتاریخ ۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ ہجری مین وفات پائی مزار ہرات مین ہے۔

دوسرا گروہ رفعی۔ حضرت سید احمد کبیر رفعی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جلال الدین قادری کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابوالفضیل محمد کے وہ خلیفہ شیخ علی قادری کے وہ خلیفہ سید علی بن ترکان کے وہ خلیفہ شاہ مومین کے وہ خلیفہ خواجہ ابوبکر شبلی کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تاریخ ۲۲ جمادی الاول ۵۷۸ھ ہجری مین وفات پائی۔

تیسرا گروہ یسویہ۔ خواجہ احمد یسوی سے جاری ہوا۔ کہ رہنیوالے ترکستان کے اور خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی فارمدی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوالقاسم گرگانی کے وہ مرید ابو عثمان مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی کاتب کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی رودباری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے مزار یسوا علاقہ جیپور مین ہے۔

خانوادہ طیفوریہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اوّل گروہ طبقات۔ حضرت شمس العارفین قدوۃ الواصلین حضرت شاہ

بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ حضرت طیفوریہ شامی کے تھے اور مشائخ اعظم
واولیای ہندوستان سے ہین غریب احوال عجائب اطوار وکرامت بلند ومقامات ارجمند
رکھتے تھے بزرگی حضرت کی زیادہ حد تحریر سے تھی۔ چنانچہ ازروے تحریر کتب صحیحہ اخبار الاخیار
ومعارج الولایت وتذکرۃ العاشقین ومناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت بارہ
برس تک مقام صمدیت مین رہے اور کچھ نہین کھایا اور لباس کہ اسوقت زیب بدن تھا اس
عرصہ مین میلا نہوا اور نہ شکستہ ہوا اور احوال روئی مبارک کا یہ تھا کہ جس کی نظر روئی مبارک پر
پڑتی تھی سجدہ کنان ہوتا تھا اس وجہ سے آپ نقاب رکھتے تھے صاحب معارج الولایت
کشف النغمات سے نقل کرتے ہین کہ حضرت شاہ مدار کو خرقہ خلافت شیخ عبد اللہ مکی سے
پہونچا تھا۔ اور اُن کو شیخ الجارب مقدسی سے اور اُن کو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور مصاحب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیخ طیفور کو ارشاد کیا تھا
کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار مین نہان رہو جسوقت محمد رسول اللہ پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تم اُن سے بیعت کرنا اُنھون نے ویسا ہی کیا اور لکھا ہے کہ
حضرت شاہ مدار اویسی تھے یعنے روحانی طور پر جناب سرور عالم سے تربیت پائی تھی اور یہ بھی
لکھا ہے کہ حضرت جب ہندوستان مین تشریف لائے تو اوّل زیارت کو خواجہ بزرگ کی اجمیر
شریف مین آئے اور کوکلا پہاڑی پر اربعین بیٹھے بعد حصول استفادہ حضرت بمقام کالپی تشریف
لائے حضرت شاہ کمال اسرار بدیعی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت مکن پور مین تشریف لائے اور ایک
مکان واسطے عبادت کے تیار کرایا کہ جواب روضہ مشہور ہے پھر آپ ملک بنگالہ مین گئے
ہزارون آدمی برکت انفاس آپکی سے مشرف باسلام ہوے اور پھر کوہستان نیپال وبندی
ناتھ مین بڑے بڑے فقرا اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت مین آئے اور جب
حضرت واسطے سیر ملک کاٹھیاوار کے تشریف لے گئے تو گرنار پہاڑ پر کہ فقیر اہل ہنود اسکو
متبرک جانتے ہین وہان بھی گذر ہوا مگر ایسا کچھ معاملہ پیش آیا۔ کہ بہت سے لوگ مسلمان
ہوئے مثل جوگی کے کہ بعد مین مشرف باسمعیل جوگی کے ہوا اوسکی اولاد سے مسلمان جوگی
موجود ہین اور بہت سے بیعت مین آئے اسوجہ سے حضرت شاہ جمن چشتی کو فقرا سرخ پوش

اپنا پیشوا شمار کرتے ہین۔ صاحب مجز الواصلین سال پیدایش حضرت کا سنہ [illegible]ھ ہجری ۲۷ ماہ
جمادی الاوّل روز جمعہ اور نزدیک بعض کے عمر شریف تین سو برس کی اور نزدیک بعض کے
دو سو سرسٹھ برس کی اور نزدیک بعض کے دو سو پچاس برس کی تھی اور باتفاق اخبارات
وفات حضرت کی سنہ [illegible]ھ مین ہوئی مزار درگاہ مکنپور رحمت ملک عرب مین ہے آپنے
پانچ خلیفہ کیئے اوّل سید جمن جتی کہ ان پیرو دیوانگان کہلاتے ہین اور باون نام سے مشہور
ہین مثل دیوانگان حسینی و دیوانگان سلطانی و دیوانگان رشیدی کے خواجہ محمد رشید سے
کہ مرید خواجہ محمد تقی کی ستھے وہ مرید سید بدر الدین محمد حسین البخاری کے وہ مرید حاجی حرمین
شریفین خواجہ ابا یزید کے وہ مرید شاہ فخر الدین زندہ دل کے وہ مرید حضرت جمن جتی کے
وہ خلیفہ پیر شاہ مدار کے بتاریخ ۵ ماہ محرم سنہ [illegible] ہجری مین وفات پائی دوسرے خلیفہ
سید اجمل خلیفہ شاہ مدار کے وہ خلیفہ طیفور شامی کے وہ مرید عین الدین شامی کے
وہ مرید حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعض درویش اجملی بتفاوتی سلسلہ
اپنا جناب علی کرم اللہ وجہہ سے اس طرح ملاتے ہین۔ یعنی سید احمد کالپوری
مرید میر سید محمد کالپوری کے وہ مرید شیخ مخدوم جمال اولیا کالپوری کے وہ مرید
شیخ قیام الدین کے وہ مرید شیخ قطب الدین کے وہ مرید سید شاہ عبد القادر شاہ جلال
کے وہ مرید سید مبارک کے وہ مرید سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت بدیع الدین پیر
شاہ مدار کے وہ مرید سید شاہ عبد اللہ شامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے
وہ مرید حضرت یمین الدین شامی کے وہ مرید و خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

تیسرے خلیفہ کے فقیر طالبان مشہور ہین

ان کے دو فرقہ ہین چوتھے خلیفہ کے فقیر قادوان کہلاتے ہین اور چہارم نام سے مشہور
ہین پانچوین خلیفہ مدار صاحب کے قاضی مظاہر ان کے مریدی کی کیفیت صاحب سیر الفقرا
اس طرح پر تحریر کرتے ہین کہ قاضی صاحب معہ بہتر کتب و دیگر اسباب ضروری کیواسطے
مباحثہ شرعی کے مکن پور مین آئے مگر قدرت خدا سے ایسی ندی ملی کہ متصل مکن پور کے ہے
شتر بار برداری جب اوس مین اوترا تو ندی نے جوش مارا کل اسباب بھیگ گیا۔ جب

قاضی صاحب روبرو مدار صاحب کے آئے اور حجت بحث کی اوس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ بابا اپنی کتاب دیکھو۔ جو لکھا ہے۔ حق ہے زبانی باتون سے کیا فائدہ قاضی جی نے بموجب ارشاد والا کے کتب دیکھین غرض کہ جس جگہ اللہ اور محمد لکھا تھا۔ وہ موجود تھا باقی حروف مدارد تھے قاضی جی صاحب یہ ماجرا دیکھکر متعجب ہوے اور بعیت کی چنانچہ وہ کتب بنوز حجرہ شریف مین موجود ہین ان کے طالب عاشقان کہلاتے ہین۔

اوّل عاشقان امام نوروزی۔ شاہ امام نوروز سے سنا ہے کہ یہ ہندوستان مین جہاد کرنے آئے تھے۔ بعد ملازمت باباکپور گوالیاری کے بادشاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور کل ترک شاہی مرشد کے نظر کیا اُنھون نے وہ سامان اپنے مریدون کو تقسیم فرمایا اوسی روز سے تیقاتی فقیر یہ سامان رکھتے ہین سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنی سید امام نوروز خلیفہ باباکپور کے اور وہ مرید سید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید قاضی مطاہر کے وہ خلیفہ شاہ مدار کے۔

دوسرے عاشقان سوختہ شاہی۔ سید خاکسار خاگینہ پانی سے کہ خلیفہ باباکپور کے تھے یہ وقت اشتہا کے سوختہ کہا کرتے تھے ملک دکن مین ان کی اوصاف حمیدہ مشہور ہین جاے خلافت اس گروہ کا قصبہ شرف آباد ہے مگر اب بسبب حسن اعتقاد ہین معہ پال کے ایام برشکال خلیفہ صاحب قصبہ چین پور باڑی مین بسر فرماتے ہین باقی آٹھہ ماہ اطراف ہند مین دورہ کرتے ہین اور مقدمات فقر آپ کے روبرو پیش ہوتے ہین اور اونپر احکامات موافق حکم کتاب اللہ و رسول اللہ نافذ ہوکر جزا و سزا دیجاتی ہے اور ہزارون بے پیر مشرف بمریدی ہوتے ہین یہ خلیفہ صاحب ستار پیر اور بادشاہ فقرا کہلاتے ہین ان کی مگس رانی مورچہل سے ہوتی ہے بخلاف دیگر فقیر ہند کے ان صاحبان مین میان قادر علی شاہ ستار کہ اس فقیر کو بھی اُن کی خدمت مین نیاز حاصل تھا معصوم صفت اور فرشتہ خصلت اور غوث وقت تھے تعلیم اون کے یہان بھی اس طرح ہے ذکر خفی کی یعنے زاہد کو چاہیئے کہ اوّل دو زانو بیٹھے اور سر کو جانب کتف رہست کے لاوے اور بغیر حرکت زبان کے لفظ اللہ کو خفی اوپر دل کے ضرب کرے اور پھر اللہ اللہ کہکر جلدی جلدی ایک ہزار مرتبہ ضرب کرے ہزار بار یہی طرح کیا کرے تا

نکرے انشاء اللہ تعالیٰ آئینہ دل مصفا ہوگا المومن مراۃ المومن منھ دکھائی دے گا جبتک
اپنے مین خود نمائی ہے ہمیشہ اپنے سے جدائی ہے اس مین قید وضو کی نہین ہے اگر
کرے تو بہتر ہے۔ مگر حاجت غسل مین بچا ہئے وفات حضرت کی سنہ ۱۲۷۰ھ مین ہوئی مزار باڑی
مین ہے ان کے بعد سجادہ نشین میان صادق علیشاہ ستار ہوئے یہ صاحب شیر دل
اور جفاکش شب خیز آدمی ہین۔ عالم سیاحی مین مین اور یہ باہم رہے ہین۔

تیسرے عاشقان کمر بستہ۔ حضرت شاہ درگاہی کمربست سے کہ خلیفہ بابا
کپور کے تھے۔

چوتھے عاشقان لعل شہبازی۔ شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے یہ بھی خلیفہ بابا کپور کے تھے

پانچوین عاشقان باباگوپالی۔ گوپال درویش سے۔

چھٹے عاشقان مکھاشاہی۔ میران مکھا اولیا سے کہ خلیفہ بابا کپور کے تھے۔

ساتوین عاشقان کلامی۔ شاہ معروف کلامی سے کہ خلیفہ امام نوروزنے کے تھے اور
شاہ فنا درویش کہ خلیفہ امام نوروز کے تھے اون سے سلسلہ نوروز ہے۔

آٹھوین عاشقان کمال قادری۔ حضرت مولانا شیخ کمال الدین قادری قرشی
سے جاری ہوا۔ کہ کمالات ظاہری و باطنی رکھتے تھے اور سیر الفقرا اور ریاض الفقرا آپکی
تصنیفات سے ہین اس گروہ کے فقیر خوب عبادت کرتے ہین میان لعور شاہ سجادہ نشین
میان دھونسہ شاہ کو مینے بھی دیکھا ہے اچھے فقیر ہین اور اون کے پیر بھائی میان رحیم شاہ
اور اون کے مرید جہان گیر مرزا تیموری بھی کامل فقیر تھے۔

نوین عاشقان کریم شاہی۔ شیخ کریم الدین سے کہ خلیفہ شیخ کمال الدین کے تھے اون سے
جاری ہوا۔ اس گروہ کے فقیر ملک اودھ مین بکثرت ہین۔

گروہ شطاریہ۔ حضرت خواجہ عبداللہ شطاری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ محمد طیفور کے
تھے وہ خلیفہ شیخ محمد عاشق خدا کے وہ خلیفہ شیخ خدا قلی کے وہ خلیفہ پدر خود محمد خدا قلی کے
اور وہ خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوالمظفر مولا ترک الطوسی کے۔
وہ خلیفہ ابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ بایزید بسطامی کے

۱۳۲۳ھ ہجری مین وفات پائی مزار قلعہ منڈو مین ہے۔ سلسلہ مداریہ کاتب الحروف کمترین کو خرقہ مرزا روشن بخت گورگانی سے پہونچا۔ اون کو حضرت میر محمدی دہلوی سے پہونچا۔ اون کو اون کے مامون سید فتح علی شاہ دہلوی سے اون کو سید عیوض خان شہید سے اون کو سید عبدالکریم محقق سے اون کو سید تاج الدین سے اون کو سید شرف الدین سے اون کو شاہ مصطفےٰ صوفی سے اون کو شاہ داؤد عارف سے اون کو بندگی شاہ پیرن سلطان سے اون کو شیخ حامد منجھن گوشہ نشین سے اون کو خواجہ اسحاق محدث گوشہ نشین سے اونکو دادو سے اون کو سید صدر الدین سے اونکو مخدوم جہانیان جہان گشت سے اونکو حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار سے اون کو طیفور شامی سے اون کو خواجہ حبیب عجمی سے اونکو خواجہ کمیل بن زیاد سے اون کو حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے سلسلہ رفاعی کاتب الحروف یعنی مخدوم جہانیان جہان گشت کو خرقہ خلافت سید شمس الدین سے پہونچا۔ اون کو سید اسمعیل ابن ابراہیم حیری سے اون کو شیخ صباعی محمد سے اون کو شیخ برہان الدین علوی سے اونکو شیخ شریف الحسن سمرقندی سے اونکو شیخ حسن رفاعی سے اون کو شیخ احمد رفاعی سے اونکو شیخ محمد رفاعی سے اونکو شیخ نجم الدین رفاعی سے اون کو شیخ قطب الدین ابی حسن علی رفاعی سے اور شیخ محی الدین ابراہیم علی رفاعی سے اون کو شیخ مہذب الدین رفاعی سے اون کو سید سیف الدین رفاعی سے اون کو شیخ العارفین سید احمد کبیر رفاعی سے قدس اللہ اسرارہم تاریخ وفات سید فتح علی شاہ انتخاب سلف ہے۔

بیان خاندان نقشبندیہ کا

یہ گروہ۔ حضرت محمد قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جاری ہوا فقیر اس گروہ کے باکمال اور عبادت مین شہرۂ آفاق ہوتے ہین اب اس گروہ کے فقیر تین نام سے پکارے جاتے ہین۔

ایک نقشبندیہ دوسرے نقشبندیہ مجددیہ۔

یہ لفظ مجددیہ بعد حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جاری ہوا۔ کہ وفات حضرت کی بروز سہ شنبہ وقت صبح سلخ صفر ۱۰۳۴ھ ہجری مین ہوئی۔

تیسرے ابو العلائی۔ آپ کا ذکر آگے آئے گا۔

خاندان مجددیہ میں۔ حضرت عبد اللہ المعروف بہ شاہ غلام شاہ دہلوی قدس سرہ قطب وقت اور شیخ الاحد گذرے ہیں۔ ۱۲۴۰ھ ہجری میں دنیا سے سفر فرمایا سلسلہ حضرت کا نقشبندیہ مجددیہ اس طرح پر ہے یعنے حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ سجادہ نشین حضرت مرزا مظہر جان جانان دہلوی قدس سرہ کے کہ وفات حضرت مرزا صاحب قدس سرہ کی ۱۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی مرزا صاحب مرید حضرت سید نور محمد بدایونی کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد مکنکی کے وہ مرید حضرت مولانا درویش محمد کے وہ مرید حضرت مولانا زاہد ولی کے وہ مرید حضرت خواجہ عبد اللہ احرار قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار کے وہ مرید حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کے وفات انکی ۷۹۱ھ میں ہوئی یہ مرید حضرت امیر کلال کے وہ مرید حضرت خواجہ بابا سماسی کے وہ مرید حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی کے وہ مرید حضرت محمود فغنوی کے وہ مرید حضرت محمد عارف ریوگری کے وہ مرید حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو علی فارمدی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی کے وہ مرید حضرت خواجہ بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے وہ مرید حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وہ مرید حضرت سلمان فارسی کے وہ مرید حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ وجہہ کے وہ مرید حضرت خاتم الانبیا والخلفا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلواۃ اللہ علیہ وسلم کے۔

اور سلسلہ مداریہ کہ اب وسے طبقاتیہ کہتے ہیں

اس طرح پر ہے یعنی حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد شاہ

شاہ گل کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت شمس العارفین بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کے وہ مرید حضرت طیفور شامی بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت عبداللہ علم بردار کے وہ مرید حضرت مشکلکشا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے۔

اور سلسلہ سہروردیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت عبداللہ شاہ غلام علی دہلوی مرید مرزا مظہر جان جاناں کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبدالاحد معروف بشاہ گل کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید جلال الدین بخاری کے وہ مرید حضرت رکن الدین رکن عالم کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین کے وہ مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے۔

اور سلسلہ صابریہ حضرت غلام علیشاہ دہلوی کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جاناں دہلوی کے قدس سرہ العزیز وہ مرید حضرت سید نور محمد کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت مخدوم عبدالاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف کے وہ مرید حضرت شیخ احمد ردولوی کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین

کبیر الاولیا پانی پتی کے وہ مرید حضرت شاہ ولایت ترک شمس الدین پانی پتی کے وہ مرید حضرت مخدوم الاولیا خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر قدس سرہ کے۔

اور سلسلہ نظامیہ حضرت عبد اللہ غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عبد الاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ سعد اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ فتح اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین طبیب کے وہ مرید حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے۔

اور سلسلہ دوسرا نظامیہ اسطرح پر ہے

کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ بن حلم اودہی کے وہ مرید حضرت سید صدر الدین اودہی کے وہ مرید حضرت سید محمد گیسو دراز دہلوی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کے وہ مرید حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے

اور سلسلہ تیسرا نظامیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت غلام علی شاہ دہلوی مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید شیخ سیف الدین کے وہ مرید خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید شیخ عبد الاحد کے وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید شیخ درویش محمد دہلوی کے وہ مرید سید بدھن بہرائچی کے

وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے وہ مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کے۔

اور سلسلہ قادریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید مخدوم عبد الاحد کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت ابراہیم حسنی کے وہ مرید حضرت احمد حلبی کے وہ مرید حضرت شاہ موسیٰ کے وہ مرید حضرت عبد القادر کے وہ مرید حضرت محمد حسن کے وہ مرید حضرت ابونصر کے وہ مرید ابوصالح کے وہ مرید حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر گیلانی قدس سرہ کے

اور دوسرا سلسلہ قادریہ حضرت غلام علیشاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے

کہ حضرت مرید مرزا جان جانان کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت عبد الاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شاہ سکندر کے وہ مرید حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کے وہ مرید حضرت سید شاہ فضیل کے وہ مرید حضرت سید گدا رحمن ثانی کے وہ مرید سید شمس الدین عارف کے وہ مرید حضرت سید ابوالفضل کے وہ مرید سید گدا رحمن اول کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین صحرائی کے وہ مرید سید عقیل کے وہ مرید سید بہاؤ الدین کے وہ مرید حضرت سید عبد الوہاب کے وہ مرید حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید الآفاق سید عبد الرزاق کے وہ مرید حضرت پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے تھے۔

اور سلسلہ قلندریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی کا اس طرح پر ہے

یعنی حضرت مرید مرزا جان جانان کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبد الاحد کے وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد السلام شاہ علی کے وہ مرید شاہ محمد بن قطب الدین جونپوری کے وہ مرید حضرت قطب الدین بنیادل کے وہ مرید سید نجم الدین قلندر کے وہ مرید سید خضر

رومی کے وہ مرید حضرت عبد العزیز مکی کے اور سلسلہ صابریہ مجددیہ شاہ عبد القدوس تا حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب شجرۂ راقم مین دیکھئے حضرت غلام علی شاہ صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہ سے ہزارون آدمی فیضیاب ہوئے اور بہتون کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اونمین سے ایک تو افضل الفضلا عمدۃ الفقرا حافظ کلام ربانی حاجی حرمین شریفین مولانا محمد حسین کیرانوی نقشبندی مجددی قدس سرہ شاگرد رشید حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز کے کہ بتاریخ ۲ محرم الحرام ۱۳ھ ہجریہ مین وفات پائی مزار قصبۂ کیرانہ ضلع مظفرنگر مین مشہور بباغ قاضی جوار درگاہ حضرت امام صاحب مین فقیر کا تیار کرایا ہوا موجود ہے۔

یہ فقیر کاتب الحروف احمد اختر بھی اون کے فیضان ظاہری اور باطنی سے مشرف ہو کر سلسلہائے مرقوم الصدر مین اجازت یافتہ ہے مگر یہ اون کی عنایت کا سبب تھا ورنہ یہ فقیر حقیر گناہگار فقید الاستعداد اس لائق تھا نہ اب ہے۔

اور خلیفہ حضرت شاہ غلام علیشاہ دہلوی قدس سرہ کے حضرت شاہ ابو سعید صاحب قدس سرہ سجادہ نشین حضرت کے نہایت بزرگ گذرے ہین آپ کے بعد حضرت شاہ احمد سعید۔ صاحب سجادہ نشین ہوئے اور آپ کے بعد سجادہ نشین اور مرید آپ کے حضرت مولانا مولوی ولی الغنی صاحب سلمہ اللہ الولی القوی اب موجود ہین یہ حضرت بھی فی زماننا وحید العصر ہین۔ آپ کی ذات بابرکات سے بھی ہزارون آدمی فیضیاب ہین

اور سلسلہ مین حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کا سلسلہ نقشبندیہ

اس طرح ملتا ہے۔ کہ حضرت مرید اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے وہ مرید مولانا شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے وہ مرید سید عبد اللہ کے وہ مرید سید آدم بنوی کے وہ مرید شیخ احمد سرہندی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ العزیز کے

اور سلسلہ قادریہ مولانا ممدوح کا اس طرح پر ہے

یعنی حضرت کے حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید

شیخ المشایخ حضرت شاہ کمال سے وہ مرید حضرت سید فضیل کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین صحرائی کے وہ مرید حضرت سید عقیل سے وہ مرید سید بہاؤالدین کے وہ مرید حضرت سید عبدالوہاب سے وہ مرید حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید نساقی حضرت سید عبدالرزاق کے وہ مرید حضرت پیران پیر دستگیر قدس اللہ سرہ کے

گروہ ابوالعلائی حضرت سید امیر ابوالعلا نقشبندی اکبرآبادی قدس سرہ سے جاری ہوا

کہ کامل وقت گذرے ہین بروز دوشنبہ بتاریخ ۹۔ماہ صفر ۱۰۶۱ہجری مین وفات ہوئی مزار اکبرآباد مین ہے اس گروہ مین حضرت شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور خواجہ ابوالبرکات بھی اچھے شخص گذرے ہین۔

سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرید شیخ عبدالرحیم دہلوی سے وہ مرید حضرت ابوالقاسم سے وہ مرید ملا ولی محمد کے وہ مرید حضرت سید ابوالعلا اکبرآبادی قدس سرہ سے وہ مرید حضرت خواجہ امیر عبداللہ قدس سرہ کے وہ مرید خواجہ یحیی کے وہ مرید خواجہ عبدالحق کے وہ مرید خواجہ احرار کے وہ مرید مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید خواجہ علاءالدین عطار کے وہ مرید خواجہ بہاؤالدین نقشبند سے۔

اور سلسلہ خواجہ ابوالبرکات کا یہ ہے

یعنے حضرت خواجہ ابوالبرکات مرید خواجہ رکن الدین کے وہ مرید خواجہ برہان الدین کے وہ مرید خواجہ فرہادالدین کے وہ مرید خواجہ محمد دوست کے وہ مرید حضرت شمس العارفین قدوۃ السالکین حضرت سید ابوالعلی اکبرآبادی قدس سرہ کے۔

بعضے فقیر نقشبندیہ جو گدائی کرتے ہین اون کا یہ طریق ہے کہ وقت شب چراغ روشن ہاتھ مین لیکر مناقب پڑہتے ہین اور کوچہ و بازار مین گشت کرتے ہین۔ **فائدہ** ہر ایک خاندان سے جو فقیر گدائی کرتے ہین وہ بیاہ شادی بھی اونہی لوگون مین کرتے ہین کہ جو فقیر گدائی کرتے ہین۔

ایک نیا گروہ عارف شاہی کے نام سے مشہور ہوا ہے۔
اس گروہ مین بھی بہت سے لوگ شامل ہین۔ یہ فقیر ضلع میرٹھ اور مظفرنگر اور بجنور مین بکثرت ہین کہتے ہین کہ سید عارف شاہ اثنا عشری ساکن موضع سہنس پور ضلع بجنور کے تھے اونھون نے پہلے تو مسلمان جوگیون کو مونڈا جوگیون کی کیفیت دوسرے حصے مین درج ہے۔ بعد مین اور لوگ بھی شامل ہوے مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ عارف شاہ کو خرقہ درویشی کس خاندان سے پہونچا۔ اور کیونکر یہ کسی فقیر کے قایل ہوئے۔ اور جو فقیر اس گروہ کے ملتے ہین وہ سلسلہ اپنا سید عارف شاہ تک ملاتے ہین۔ آگے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ قبر اون کی درگاہ علی جی نواح دہلی مین ہے۔ وہان کے لوگ اوسے چٹے مٹے والے کی درگاہ کہتے ہین۔

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ نظامیہ فقیر مؤلف کتاب ہذا

اوّل حضرت محمد مصطفے صلواۃ اللہ علیہ السلام وفات روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مدفن مدینہ منورہ مین حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ آپ کے خلیفہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت امیرالمومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ قدس سرہ حضرت زبیر قدس سرہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت سعید حضرت عبدالرحمن بن عوف۔

(۲) حضرت امیرالمومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ وفات بروز دوشنبہ ۲۱۔ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مدفن نجف اشرف مین آپ کے خلیفہ یہ ہین۔
حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ کمیل بن زیاد حضرت سلمان فارسی حضرت ید اللہ فی قلندر

خواجہ اویس قرنی و قاضی ابو المقدم شیخ و یمین الدین شامی۔

(۳) حضرت خواجہ حسن البصری قدس سرہ وفات روز جمعہ ۴ ماہ محرم سنہ ۱۲۱ھ مزار بصرہ میں ہے آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔

خواجہ عبد الواحد خواجہ حبیب عجمی و شیخ عتبہ و شیخ محمد واسع و رابع بصری و ابن زین

(۴) حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ تاریخ وفات ۲۷ ماہ صفر سنہ ۱۷۶ یا ۱۷۷ ہجری مزار البصرہ میں

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ وفات روز جمعہ ۱۴-۳-۷ ربیع الاول یا محرم ۱۸۷ ہجری مدفن مکہ معظمہ میں خلفاء آپ کے یہ ہیں۔

سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی شیخ محمد شیرازی۔ خواجہ بشر حافی شیخ ابی رجا عطار خواجہ عبد اللہ سیاری۔

(۶) حضرت سلطان ابراہیم بلخی وفات شب جمعہ ۲۸ یا ۲۶ جمادی الاول یا عشرہ شوال سنہ ۲۶۳ھ مدفن ملک شام قریب مزار لوط علیہ السلام۔ خلفاء آپ کے یہ ہیں۔

خواجہ حذیفہ مرعشی۔ خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ اسرارہما۔

(۷) حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی ۱۴ یا ۲۴ ماہ شوال سنہ ۲۷۶ یا ۲۵۲۔

خلیفہ آپ کے خواجہ ہبیرۃ البصری۔

(۸) حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری وفات ۷ یا ۱۸ ماہ شوال سنہ ۲۸۷ ہجری مزار البصرہ میں خلیفہ آپ کے خواجہ ممشاد علو دینوری۔

(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری وفات ۳ یا ۱۴ المحرم سنہ ۲۹۸ یا ۲۹۹ مزار قصبہ دینور میں خلیفہ آپ کے یہ ہیں خواجہ ابو احمد بغدادی و خواجہ ابو محمد خواجہ ابو اسحاق و خواجہ اسود احمد دینوری۔

(۱۰) خواجہ ابو اسحاق چشتی تاریخ وفات ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ مدفن شہر عکہ بلاد شام خلیفہ آپ کے خواجہ ابو احمد بغدادی و خواجہ ابو محمد خواجہ تاج الدین و خواجہ ابو یوسف خواجہ مودود و خواجہ حاجی۔

(۱۱) خواجہ ابو احمد ابدال چشتی تاریخ وفات غرہ یا یکم جمادی الآخر ۳۵۵ھ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپکے یہ ہین خواجہ ابو محمد پسر حضرت وخواجہ محمد خدا بندہ۔

(۱۲) خواجہ محمد چشتی ۱۴ رجب ۴۱۱ھ یا ۴۲۱ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپکے خواجہ ابو یوسف چشتی

(۱۳) خواجہ ابو یوسف چشتی ۳ یا ۲۶ رجب ۴۵۹ھ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپ کے خواجہ مودود چشتی وخواجہ عبداللہ انصاری۔

(۱۴) مودود چشتی غرہ رجب ۵۲۷ھ یا ۵۲۱ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپ کے یہ ہین خواجہ ابی احمد بن حضرت وحاجی شریف زندنی وشاہ سلیمان وخواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ وخواجہ ابو الحسن خرقانی وخواجہ شیخ حسن تقی وخواجہ احمد بدرون وابو نصر شکیبان زاہد خواجہ سبز پوش۔

(۱۵) خواجہ حاجی شریف زندنی وفات ۳ یا ۱۰ رجب ۶۱۲ھ یا ۶۲۲ مزار زندنہ علاقہ بخارا مین خلیفہ آپ کے یہ ہین۔

خواجہ عثمان ہارونی کہ طریق کلاہ چارتر کی حضرت ہی سے جاری ہوا ہے۔

(۱۶) خواجہ عثمان ہارونی وفات ۶ ماہ شوال ۶۰۳ھ یا ۶۱۷ مزار مکہ معظمہ آپکے خلیفہ یہ ہین خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی وخواجہ نجم الدین صغری وخواجہ شیخ سعد متکوی خواجہ محمد ترک۔

(۱۷) خواجہ معین الدین چشتی وفات روز دوشنبہ ۶ ماہ رجب ۶۳۲ھ یا ۶۳۳ مزار شریف اجمیر مین ہے خلفاء آپ کے یہ ہین۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وخواجہ فخر الدین وشیخ حمید الدین صوفی وشیخ برہان الدین وشیخ احمد وشیخ محسن وخواجہ سلیمان غازی وشیخ شمس الدین وخواجہ حسن خیاط وشیخ صدر الدین کرمانی وشیخ محمد ترک نارنولی وشیخ علی سنجری وخواجہ یادگار وشیخ وحید وسلطان مسعود غازی وپیر کریم سیلونی وشاہ عبداللہ کرمانی وشیخ متاکاوبی بی حافظ وجیپال جوگی معروف عبداللہ۔

(۱۸) خواجہ قطب الدین وفات روز دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ یا ۶۳۳ مزار شریف

دہلی کہنہ مین مشہور ہے اور خلفائے کرام آپ کے یہ ہین۔
خواجہ فریدالدین گنج شکر و شیخ بدرالدین غزنوی و شیخ برہان الدین بلخی و شیخ ضیاءالدین رومی و سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی و شیخ حسین و شیخ فرنخ و شیخ احمد نہاجی و شیخ بابا سنجری بحر در و مولانا فخرالدین حلوائی و شیخ بدرالدین موے تاب و شاہ حضرت قلندر و شاہ ابوالقاسم تبریزی و شیخ نظام الدین ابوالمؤید و مولانا برہان الدین و شیخ سعدالدین و شیخ محمد سلطان و نصیرالدین غازی و مولانا محمد عاجزی و شیخ محمود بہاری و شیخ سعدالدین و شیخ نجم الدین قلندر و شیخ سراج الدین موکتاب

(۱۹) حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر وفات روز سہ شنبہ ۵ محرم ۶۶۴ھ یا ۶۹
مزار شریف پاک پٹن مین خلیفہ آپ کے یہ ہین۔
سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین و خواجہ علی احمد صابر و جمال الدین ہانسوی و بدرالدین سلیمان و شہاب گنج عالم و نظام الدین یعقوب و شیخ نصیرالدین پسران حضرت بدرالدین اسحاق غزنوی و شیخ وہارو و شیخ دہنی و نجم الدین دمشقی و شیخ شکر ریز و شیخ علی شکرباران و شیخ یوسف و برہان الدین ہانسوی و شیخ محمد شاہ غزنوی و مولانا محمد مولیانی و مولانا علی بہار و برہان الدین غریب سید محمد رکن الدین و شیخ جلال الدین و شیخ داؤد پالہی و شیخ صدر دیوانہ ذکریا سندھی و شیخ عارف سیستانی و شیخ نجم الدین متوکل برادر حضرت و شیخ جمال عاشق و منتخب الدین۔

(۲۰) خواجہ حضرت نظام الدین وفات روز چہارشنبہ ۲۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ مزار شریف نواح دہلی مین معروف بہ بستی درگاہ حضرت نظام الدین ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہین
شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی و شیخ سراج الدین عثمانی و شیخ قطب الدین منور و شیخ حسام الدین ملتانی و امیر خسرو دہلوی و شیخ برہان الدین غریب و مولانا جمال الدین نصرت قانی و مولانا فخرالدین و مولانا ابوبکر منڈوی و مولانا فخرالدین مروذی و مولانا علم الدین نیلی و مولانا وجیہ الدین یوسف و مولانا شہاب الدین امام و مولانا شیخ محمد و مولانا وجیہ الدین پائلی و قاضی محی الدین کاشانی و مولانا فصیح الدین و مولانا شمس الدین یحیے

وخواجہ کریم الدین سمرقندی وشیخ جلال الدین اودہی ومولانا جمال الدین وقاضی شرف الدین ومولانا کمال الدین یعقوب ومولانا بہار الدین وشیخ مبارک وخواجہ معز الدین وخواجہ ضیاء الدین برنی وشیخ تاج الدین داوری ومولانا مؤید الدین انصاری وخواجہ شمس الدین ہمشیرہ زادہ خسرو و نظام الدین تبریزی وخواجہ سالار وشیخ فخر الدین میرٹھی وشیخ علاء الدین اندیتی وشیخ شہاب الدین کنتوری ومولانا حجۃ الدین ملتانی وشیخ بدر الدین محبوب وشیخ شمس الدین دہاری وخواجہ یوسف بدایونی وشیخ لطیف الدین وشیخ نجم الدین وحاجی احمد بدایونی وعبدالرحمٰن سارنگ پوری وشیخ رکن الدین جھنجری وشیخ بدر الدین قوار وشیخ سراج الدین حافظ وقاضی شادعلی ومولانا قوام الدین یکی ومولانا برہان الدین ساوری ومولانا جمال الدین اودہی وشیخ نظام الدین مولے وخواجہ تقی الدین خواہرزادہ حضرت وقاضی عبدالکریم قدونی وسید محمد کرمانی وقاضے قوام الدین قدوری ومولانا علی شاہ جاندار وسید یوسف حسنی وحمید شاعر قلندر و امیر حسن علائی سنجری وقاضی فخر الدین بجنوری۔

(۲۱) حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی وفات شب جمعہ ۱۸- ویا ۱۳- رمضان المبارک ۷۵۷ھ مزار حضرت نواح دہلی میں مشہور ہے۔ درگاہ چراغ دہلی کو شہر سے سات کوس ہے اور آپ کے خلیفہ یہ ہے۔

سید محمد گیسو دراز وخواجہ کمال الدین میر سید محمود ملک زادہ احمد ومولانا معین الدین عمرانی ومیر سید علاؤ الدین برادرزادہ مخدوم جلال ترک جہانیان جہان گشت وشیخ یوسف صاحب تحفۃ النصائح ومحمود وجیہ ادیب وسید علاؤ الدین کنتوری وقاضے محمد ساوی فاضل وشیخ سلیمان اودہی وشیخ محمد متوکل کنتوری وشیخ دانیال وشیخ قوام الدین وقاضی عبدالمقتدر ومولانا خواجگی ومولانا احمد تھانیسری وشیخ زین الدین خواہرزادہ حضرت وشیخ صدر الدین حکیم وسعد الدین کیسہ دار۔

(۲۲) حضرت خواجہ کمال الدین وفات ۲۷ شوال ۷۵۶ھ جائے مدفن چراغ دہلی ہی خلیفہ آپکے خواجہ سراج الدین پسر حضرت۔

(۲۳) حضرت خواجہ سراج الدین وفات یکم جمادی الاول مین ہوئی مزار پیران پٹن مین۔
خلیفہ آپکے خواجہ علم الحق والدین۔

(۲۴) حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی وفات ۲۶ ماہ صفر مزار آپکا پیران پٹن مین
خلیفہ خواجہ شیخ راجن۔

(۲۵) حضرت خواجہ شیخ راجن وفات آپکی ۲۲- ربیع الاول مین مزار آپ کا پیران پٹن مین
ہے خلیفہ آپ کے شیخ جمال الدین۔

(۲۶) خواجہ شیخ جمال الدین وفات آپکی ۱۹ ربیع الاول سنہ ۹ مزار آپ کا پیران پٹن مین ہے
خلیفہ آپ کے شیخ محمد حسن محمد صاحب ہیں۔

(۲۷) خواجہ شیخ حسن محمد صاحب وفات آپکی ۸ ۲- ذیقعدہ سنہ ۸ مزار ملک گجرات مین۔

(۲۸) خواجہ شیخ محمد صاحب وفات آپکی یکشنبہ ۲۹- ربیع الاول سنہ ۱۰۴۰ مین ہوئی- مزار آپکا
احمد آباد ملک گجرات مین ہے۔

(۲۹) خواجہ شیخ یحیٰے مدنی وفات آپکی ۸ ۲- صفر سنہ ۱۲۲ یا ۱۲ ۱۳ مدفن آپکا مدینہ منورہ زیر
قبہ حضرت عثمان غنی خلیفہ آپ کے یہ ہین۔
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی و شاہ شیخ محمد غیاث الدین کیرانوی صاحب خانقاہ۔

(۳۰) حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی وفات آپکی ۲۳- ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲ مین ہوئی
مزار شریف دہلی مین درمیان جامع مسجد اور قلعہ معلے کے میدان مین واقع ہے۔ خلیفہ
آپ کے خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی۔

(۳۱) حضرت خواجہ نظام وفات آپکی ۲۲- یا ۱۲- ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۲ مین ہوئی مزار
شریف اورنگ آباد مین ہے خلیفہ آپ کے۔

حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان ہیں وفات آپکی ۷ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ مین ہوئی مزار شریف
دہلی درگاہ حضرت قطب صاحب مین خلیفہ آپ کے یہ ہین۔
مولانا نور محمد مہیل مرشد حضرت شاہ سلیمان مغفور مولانا سید محمد عرف میر محمدی دہلوی و شاہ
عبداللہ و شاہ ظہور اللہ و مولوی روح و سید احمد شمس الدین و مولوی بدیع الدین و مولوی

فرید الدین و محمد سلیم و مولوی مکرم و مولوی فرید الدین ثانی و مولوی روشن علی و مولوی حسن محمد و مولوی محمد صالح و شیخ ضیاء الدین و سید فخر الدین المتخلص بمست و مولانا ضیاء الدین جیپوری و مولانا فصیح الدین و عبد الوہاب بیکانیری و حاجی خدابخش و محمد غوث کیرتپوری و مولوی مولانا قطب الدین و محمد غوث پسران حضرت و مولانا نیاز احمد و قاضی احمد علی و مولانا اصغر علی شاہ۔ اکبر شاہ ثانی حاجی لعل محمد صاحب اور حضرت ابوظفر کو بھی تبرکاً بیعت کرادی تھی اور جیسی کچھ ارادت حضرت ابوظفر کو مولانا صاحب کی پاک روح سے تھی وہ مشہور و معروف ہے۔

(۳۳) حضرت مولانا سید محمد عماد الدین عرف میر محمدی دہلوی وفات آپ کی ۴ شوال ۱۲۵۳ھ میں ہوئی مزار شریف دہلی میں درمیان شہر متصل چتلی قبر ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں مرزا روشن بخت گورگانی و انوار الحق بنگالی و مرزا دارا بخت ولیعہد حضرت ابوظفر شاہزادہ مرزا سلیم ابن اکبر شاہ مرزا خجستہ بخت بن شاہ عالم و مولوی گل محمد و میر جلال الدین و مولوی نوازش علی ہے۔

(۳۴) حضرت مرزا روشن بخت گورگانی دہلوی وفات آپکی ۱۲۵۵ھ میں ہوئی مزار آپ کا متصل قصبہ فرید آباد بے پتہ ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔

مرزا بہادر و مرزا شیر شاہ و مولوی فتح محمد پنجابی و حافظ کالے دہلوی و مرزا دولت شاہ و محمد حسین و سید واجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالے ساکن چتہ موگران۔

(۳۵) مرزا احمد اختر مصنف کتاب ہذا۔ اب قصبہ کیرانہ میں سکونت رکھتا ہے۔

مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ پسران و وارثان مؤلف چشتیہ جنیدیہ کاتب الحروف یعنے خواجہ مودود چشتی کو استفادہ شیخ احمد جام سے تھا انکو خواجہ ابوالخیر سے انکو خواجہ ابو فضیل سے انکو خواجہ ابونصر سراج سے انکو خواجہ مرتعش سے انکو خواجہ جنید بغدادی سے

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

شجرۂ صابریہ قیصریہ

(۱) حضرت شیخ المشائخ والاولیاء مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ وفات آپکی ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ مزار شریف پیران کلیر خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم۔

(۲) حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم وفات ۱۰ شعبان ۷۱۵ھ میں ہوئی مزار شریف پانی پت میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔

حضرت مخدوم شیخ کبیر الاولیا پانی پتی۔

(۳) حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ وفات ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ یا ۷۰۶ مدفن مبارک پانی پت میں۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔

شیخ المشائخ عبد القادر و خواجہ ابراہیم و خواجہ شبلی صاحب سجادہ و خواجہ کریم الدین و خواجہ عبد الواحد پیران حضرت و شیخ احمد عبد الحق ردولوی و شیخ بہرام چشتی و سید محمود و شیخ احمد قلندر و شیخ شہاب الدین جھنجھانوی و سید موسیٰ بہاری و قاضی محمد اولیاء و شیخ حسن برنوری و شیخ شعیب و شیخ عبد الصمد سنامی و شیخ سراج الدین و شیخ پیر گھیسا و سید محمود ثانی و پیر صلاح الدین کیرانوی۔

(۴) حضرت شیخ المشائخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی قدس سرہ وفات آپکی ۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ یا ۸۳۰ھ میں ہوئی مزار شریف ردولی میں۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔

حضرت شیخ عارف و شیخ ابوالفتح و خواجہ عزیز پیران حضرت میاں فرید و شیخ بختیار۔

(۵) شیخ المشائخ عارف چشتی قدس سرہ وفات آپکی ۲۱ شعبان ۸۹۵ھ مزار ردولی میں ہے خلیفہ آپکے حضرت شیخ محمد قدس سرہ۔

(۶) حضرت شیخ محمد بن عارف چشتی قدس سرہ وفات ۷ اصفر میں خلیفہ آپ کے۔

حضرت شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ۔

(۷) حضرت شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی نعمانی از اولاد امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح

وفات آپکی ۲۲-یا ۲۳-جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ھ یا ۹۴۳ھ مزار شریف گنگوہ مین خلیفہ آپ کے یہ ہین شیخ عمر و شیخ عبدالغفور اعظم پوری و شیخ بھورہ و شیخ عبدالکبیر بالاپیر و شیخ عبدالبنی و محمد جلال تھانیسری و حضرت شیخ رکن الدین پسر حضرت ہمایون بادشاہ۔

(۸) حضرت شیخ المشائخ محمد جلال تھانیسری قدس سرہ وفات شریف روز جمعہ ۱۴ یا ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ مزار تھانیسر میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہین حضرت شیخ المشائخ نظام الدین بلخی قدس سرہ وفات ۷ یا ۸ رجب سنہ ۱۰۳۶ یا ۱۰۳۵ مزار در بلخ خلیفہ آپکے یہ ہین شیخ ابوسعید گنگوہی و محمد سعید و شیخ حسن و علی محمد نارنولی و سید اللہ بخش و شیخ عبدالکریم بندگی و شیخ اللہ داد و شیخ دوست محمد و عبدالفتح و عبدالرحمن کشمیری و سید قاسم و حاجی عبدالحق و قاضی سالم و شیخ صادق و شیخ جان اللہ و عبدالحق و شیخ اسماعیل

(۱۰) حضرت شیخ المشائخ صابری نعمانی تو شیروانی از اولاد امام اعظم رحمۃ اللہ وفات شریف یکم یا ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۰۵۰ مزار گنگوہ شریف مین خلیفہ آپ کے۔ شیخ محمد صادق و شیخ محب اللہ و شیخ حبیب اللہ و شیخ خواجہ پانی پتی و شیخ ابراہیم سہارنپوری و شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور حضرت شیخ محمد رامپوری کے خلیفہ شیخ محمد دہلوی اور ان کے خلیفہ شاہ نصیر کوکہ ذکر اللہ اور اون کے خلیفہ شاہ غلام سادات اور اونکے خلیفہ صابر علی عرف میان صابر بخش دہلوی اور اون کے خلیفہ پیر جی سید عبداللہ دہلوی سلمہ اللہ تعالے۔

(۱۱) حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہ وفات شریف ۱۸-ماہ محرم سنہ ۱۰۸۵ مزار گنگوہ مین ہے خلیفہ آپ کے شیخ داؤد و شیخ عبدالحق و شیخ گنگوہی و شیخ ابراہیم و شیخ عبدالسبحان و شیخ یوسف و میان عبدالجلیل و شاہ جمال و شیخ مبارک۔

(۱۲) حضرت خواجہ محمد داؤد بن خواجہ محمد صادق قدس سرہ وفات ۵- رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۵ مزار گنگوہ شریف مین خلیفہ آپ کے۔ شاہ ابوالمعالی و شیخ سوندہا و سید غریب اللہ شاہ کیرانوی و شیخ عبدالقادر و شیخ بلاقی۔

(۱۲) حضرت شیخ المشائخ ابوالمعالی قدس سرہ وفات ۸- ربیع الاول سنہ ۱۱۱۶ھ مزار شریف بنہٹہ خلیفہ آپ کے حضرت سید شاہ میران بھیک۔

(۱۲) حضرت سید میران بھیک قدس سرہ کہ اسم مبارک سید عبد الرحمن ہے وفات شریف ۱۰ رمضان ۱۳۱ھ مزار قصبہ کھڑام خلفاء آپ کے یہ ہین۔

سید محمد سالم و شاہ محمد باقر و شاہ امام الدین و شاہ نظام الدین و شاہ محمد حیات و شاہ عابد و سید عبد المومن و شاہ نعمت اللہ و شاہ نورنگ و پیر شاہ و شیخ جیون و شیخ امان اللہ و خواجہ مظفر و نواب روشن الدولہ و نواب بھکاری خان و ظفر خان و میان و بندہ سید محمد مقیم و سید تقی گرویتری و سید غلام اللہ و میان محمد شاہ و محمد مراد و سید غلام محمد صایم الدہر و شاہ بھاول و حاجی بیت اللہ و میان کرم علی و شیخ محمد و شیخ محمد حیات و شاہ عبد الرحمن و شاہ عنایت و میان موسیٰ خان و مولوی غلام حسین و شیخ محمد ثانی و محمد افضل میان محمد اعظم و شیخ چھجو و محمد طاہر و میان محمد افضل خان و شیخ محمد خیر و جعفر علیخان و میان آلہ بخش و سید علیم اللہ۔

(۱۳) خواجہ حضرت محمد سالم وفات شریف ۱۲۔ ذی الحجہ ۱۱۵۰ھ مزار روپڑ مین خلیفہ آپ کے سید محمد اعظم روپڑی۔

(۱۴) حضرت سید محمد اعظم حسنی قدس سرہ وفات ۱۹۔ ربیع الاول ۱۲۳۰ھ مزار روپڑ مین ہے خلیفہ آپکے حافظ محمد موسیٰ مانک پوری۔

(۱۵) حضرت حافظ موسیٰ چشتی صابری قدس سرہ وفات روز شنبہ ۱۶۔ رمضان ۱۲۴۷ھ مزار مانک پور مین ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہین۔

پیر شاہ صاحب سجادہ و حضرت غلام معین الدین المعروف بہ شاہ خاموش و حافظ حسن عرف حافظ بانکے و میر امانت علی امروہی و خواجہ محمد بخش سہاگہ والے و محمد شاہ کہ مزار انکا کنارہ مارکنڈہ متصل ٹھسکہ کے ہے۔

(۱۶) حضرت سید غلام معین الدین شاہ خاموش قدس سرہ وفات ۲۸۔ یا ۲۹۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ مین ہوئی مزار حضرت و حیدر آباد دکن خلفاء آپکے یہ ہین۔

حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسنی صاحب سجادہ و بلال شاہ و برہنہ شاہ و امان اللہ شاہ بلاقی شاہ خاکی و فقیر مرزا احمد اختر مؤلف کتاب ہذا قصبہ کرانہ مین موجود ہے بجائے خلفاء مرزا احمد شاہ

و مرزا محمود شاہ پسران راقم الحروف ۔ واضح ہو کہ فیضان صابریہ بندہ کو روحی طور پر ہے جسکی کیفیت بار اول طبع ہو چکی ہے۔

فہرست اون اولیاء اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ مقدسہ متبرکہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی روشنی ثم دہلوی کے واقع ہین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری یہ حضرت مصاحب حضرت خواجہ قطب الدین کے تھے ان کا مزار ایک بلند چبوترہ پر پایان مزار حضرت کے واقع ہے۔ حضرت خواجہ بدر الدین غزنوی ان کا مزار پایان مزار حضرت کے واقع ہے حضرت شیخ معز الدین دہلوی ان کا مزار بھی جوار روضہ متبرکہ کے واقع ہے شیخ امام الدین ابدال ان کا مدفن متصل مزار شیخ بدر الدین غزنوی کے واقع ہے شیخ احمد تماجی ان کا مدفن پائین مزار شیخ ضیاء الدین دست غیب ہے۔ انکی قبر بھی اندر آستانہ فیض نشانہ کے واقع ہے۔ قاضی عماد انکی قبر پہلوے مزار حضرت خواجہ کے واقع ہے۔ حضرت سید احمد ان کا مزار برابر مزار حضرت کے ہے چادر مزار حضور کے نیچے رہتا ہے حضرت سید محمد ان کا مزار پائنتی حضور کے ہے یہ دونوں صاحبزادہ ہین سید تاج الدین اوسی پائین مزار خواجہ عبد العزیز بستامی اندر حجرہ حضور کے کھڑکی کے نیچے۔ شیخ سعد عرف قاضی سعد ان کا مزار اندر آستانہ شریف کے پہلوے حضرت خواجہ کے واقع ہے۔ اور جن حضرات کے مزار حوض شمسی پر واقع ہین۔ وہ یہ ہین حضرت خواجہ موینہ دوز ان کا مزار بیرون درگاہ جانب حوض شمسی کے واقع ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی برلب حوض شمسی سید امجد نزد مقبرہ شیخ عبد الحق سید نور الدین مبارک شیخ برہان الدین ان کا مزار حوض شمسی سے جانب مشرق کے ہے۔ حافظ محسن نقشبندی ان کا مزار بھی قریب شیخ عبد الحق کے ہے۔ قاضی رکن الدین ان کا مزار حوض شمسی پر جانب جنوب واقع ہے قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین ان کا مزار بھی اپنے والد کے مزار کے پہلو مین ہے۔

سید نور الدین مبارک ان کا مقبرہ بھی حوض شمسی پر ہے۔ شیخ برہان الدین محمود انکا مزار بھی حوض شمسی پر جانب مشرق کے ہے شیخ نجیب الدین فردوسی ان کا مزار حوض شمسی سے

جانب مشرق جدا احاطہ مین نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ نجم الدین صغری
ان کا مزار صفحہ علیحدہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ سلیمان جودہنی انکی
خانقاہ بھی حوض شمسی پر واقع ہے مولانا سماء الدین ان کا مزار بھی حوض شمسی پر ہے شیخ نجم الدین
متوکل ان کا مزار نزدیک درگاہ بیوی نور کے واقع ہے شیخ مبارز الدین رومی ان کا مزار بھی
نزدیک مزار شیخ نجم الدین متوکل کے واقع ہے مولانا درویش واعظ ان کا مزار بھی جدا
چبوترہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے۔ سید احمد خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین
دہلوی انکا مزار مجر خواجہ کے باہر متصل دروازہ مسجد خواجہ کے واقع ہے۔ وائی مخیل شیرہ
حضرت خواجہ ان کا مزار متصل بالن دروازہ کے باولی پر واقع ہے۔ شیخ حسین دانا عقب
مسجد روضہ خواجہ کے ان کا مزار ہے۔ شیخ اللہ دیا ان کا مزار بھی شیخ حسین دانا کے مزار کے
پاس ہے۔ شیخ حسین خیاط ان کا مزار متصل دروازہ آستانہ شریف کے واقع ہے۔ سید
فیروز ان کا مزار متصل مسجد کہنہ بالائے باولی اندرون آستانہ شریف کے واقع ہے۔ بابا
حاجی روزبہ انکا مزار خندق قلعہ تپھورا مین ہے۔ شیخ فرید الدین ناگوری ان کا مزار نزدیک
نور منزل کے ہے شیخ سلیمان ہندی ان کا مقبرہ عقب روضہ خواجہ کے ہے
مولانا مجید الدین ان کا مزار جوار روضہ خواجہ مین ہے۔ مولانا حاجی جاجزی ان کا مزار
روضہ مقدسہ سے چند پتر کے فاصلہ پر واقع ہے قریب باغ ناصر شمس الدین جنازہ
پران جلال الدین تبری ان دونون صاحبون کے مزار عقب عیدگاہ کے ہین۔ شیخ
شہاب الدین عاشق خدا قریب عیدگاہ کے سید حسین ثانی غازی ان کا مقبرہ عالی
عمارت کو زیر منار مسجد قوۃ الاسلام یعنے لاٹھ کے نیچے واقع ہے ملک سید العجائب
ان کا مزار موضع سید العجائب مین ہے۔ اور یہ موضع حضرت ہی کے نام پر مشہور ہے۔
شیخ حیدر مخدوم اور شیخ شہاب الدین امام مسجد سلطان المشائخ شیخ رکن الدین دہلوی
پسر شیخ شہاب الدین امام۔

حضرت مسعود تک فرید الدین چاک پران صاحبون کے مزار لاڈو سرائے مین ہین موضع لاڈو
سرائے بھی قریب روضہ خواجہ کے ہے۔ مولانا جمال الدین و مولانا کمال الدین مقبرہ ان

اصاحبو انکا بجائے مسکن اُن کے ہے اور جنگل لاڈو سرائے مین متصل باغ ناصر جمالی عالے کا مقبرہ اور درگاہ مشہور ہے ضیاء الدین رومی اُنکا مزار متصل کالو سرائے کے جانب غرب واقع ہے مولانا احد الدین کرمانی اُن کا مزار عقب عیدگاہ مین ان ہی کی بنائی ہوئی مسجد مین موجود ہے۔ جلال الدین تبریزی ان کا مزار عقب عیدگاہ کہنہ کے واقع ہے۔ حضرت شیخ وجیہ الدین پائلی ان کا مزار لب حوض شمسی پر تھا اب وہ اندلا گیا ہے یعنی میدان حوض مین ایک چبوترہ کہنہ ہے اوس پر ایک درخت پیپل کا اور دو درخت نیب کے موجود ہین۔ مولانا فخر الدین فخر جہان دہلوی مرشد اکبر شاہ ثانی و ابوظفر بہادر شاہ پادشاہ ان کا مزار بیرون مجر خواجہ عقب مسجد خواجہ واقع ہے اور تعویذ اور کٹہرا سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ سلطان شمس الدین التمش اُن کا مزار عقب مسجد قوۃ الاسلام واقع ہے شیخ رکن الدین فردوسی ان کا مزار کیلوکہری مین ہے کہ یہ موضع جوار روضہ خواجہ مین ہے شیخ سلیمان بن عفان مزار ان کا عقب روضہ خواجہ کے ہے۔ شاہ نور الحق دہلوی ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی اُن کا مزار ان کے والد کے مزار کے پاس ہے بی بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابو المؤید انکا مزار رستہ مہرولی بی بی نور کی درگاہ مشہور ہے بی بی زلیخا والدہ حضرت سلطان المشایخ ان کا مزار قریب مزار نجیب الدین متوکل کے ہے۔ بیوی نور مین میان معروف مجذوب یہ صاحب شیخ برہان الدین بلخی کے مقبرہ مین رہا کرتے تھے مزار کا پتہ نہین ہے فہرست اون اولیا اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ عالیہ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا زر زری زر بخش قدس اللہ سرہ العزیز کے واقع ہین۔

حضرت امیر خسرو دہلوی ان کا مقبرہ عالی زیارت گاہ خواص و عام ہے۔

خواجہ شمس الدین ماہرو خواہر زادہ حضرت امیر خسرو ان کا مزار پائین مزار امیر خسرو صاحب اندرون مقبرہ امیر صاحب کے ہے۔

خواجہ محمد صالح و خواجہ رفیع الدین ہارونی خواہر زادہ حضرت سلطان المشایخ اُن کے مزار جدا ایک احاطہ مین امیر صاحب کے مقبرہ سے جانب مشرق متصل مجر شاہزادہ جہانگیر پسر فرزند اکبر شاہ ثانی کے واقع ہین۔ خواجہ عمران کا مزار شرق مین زیر جالی مقبرہ امیر صاحب کے ہے

خواجہ ابابکر مصلےٰ بردار انکا مزار جانب مشرق مقبرہ امیر صاحب سے ہموار وسطح پر ہے یعنے تعویذ کسیقدر بلند ہے خواجہ عزیز الدین انکا مزار نزدیک زمین دوز پائین مزار خواجہ ابابکر مصلےٰ بردار کے ہے۔ خواجہ مبشر خواجہ نورالدین مبارک بن خواجہ مبشران کے مزار بھی شرق مین امیر صاحب سے زمین دوز واقع ہین۔ خواجہ فیروز الدین و خواجہ نصیر الدین ان دونون صاحبون کے مزار پر گھڑیال رہتی ہے مولانا کمال الدین مدراسی ان کا مزار کھرنی کے شنہ کے نیچے ہے حاجی لال محمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی ان کا مزار اندر آستانہ کے متصل دروازہ شرقی کے علحدہ چبوترہ سنگ مرمر پر ہے اور اوس پر کٹہرہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے قاضی قطب الدین کاشانی بانی میان ساپخی پیر دربان خانقاہ شریف حضرت سلطان المشایخ ان کا مزار شرقی دروازہ کی کوٹھری مین ہے خواجہ عبدالرحمن ان کا مزار جہانگیر بابر کے مجمر کے باہر سامنے جنوب روئے دالان کے ہے اور مزار آپ کا کسیقدر بیٹھا ہے خواجہ اقبال ان کا مزار مقبرہ امیر صاحب سے جانب غروب اوس طرف کے کل مزارات سے بلند ہے ہمیشہ اوس پر سفیدی رہتی ہے۔

خواجہ گوپا موٗ انکا مزار پائین مزار خواجہ اقبال کے ہے اور تعویذ سنگ مرمر کا ہے جاننا چاہئے کہ عقب مقبرہ امیر صاحب اور پائین مزار حضرت سلطان المشایخ دو مجمر سنگ مرمر سے بنے ہوئے ہین۔ اون مین ایک مجمر محمد شاہ بادشاہ کا ہے اور دوسرا مجمر کہ جو مجلس خانہ کے قریب ہے وہ حضرت جہان آرا بیگم صاحبہ قدس اللہ سرہا العزیز بنت شاہجہان باشاہ کا ہے ان کی لوح مزار پر یہ بیت کندہ ہے۔

بیت

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

مونس الارواح مین اونھون نے حضرت خواجہ بزرگ معین حسن سنجری چشتی اجمیری کے حالات اور کوائف عمری خوب صحت کے ساتھ بیان کئے ہین انکو بیعت حضرت دارا شکوہ برادر اپنے سے خاندان نظامیہ مین تھے اس ہی سے پائین حضرت سلطان جی کے مدفون ہوئین

خواجہ عزیز الدین نبیرہ بابا صاحب خواجہ قاضی مولانا ضیاء الدین برنی ان تینوں صاحبوں کے مزار جانب پائین مزار امیر صاحب کے ہین خواجہ شمس الدین یحیی مولانا علاء الدین نیلی خواجہ تقی الدین نوح خواجہ محمد امام۔ خواجہ موسے اسید محمد کرمانی خلیفہ بابا صاحب سید حسین کرمانی ابن سید محمد کرمانی خلیفہ بابا صاحب سید مبارک کرمانی خواجہ امیر خورد صاحب سیر الاولیاء۔ ان سب صاحبون کے مزار یاران چبوترہ پر ہین اور یاران چبوترہ باہر آستانہ شریف کی باؤلی کیطرف کے زینہ سے کئی قدم کے فاصلہ سے ہے اب چبوترہ نشیب مین ہے اور گرد اوس کے چار دیواری ہے اور اوسمین چند درخت نیب ہین۔ جاننا چاہیے کہ علاوہ ان حضرات کے یاران چبوترہ پر اور بھی مزار ہین جن کے نام کسی کو معلوم نہین ہین حضرت دارا شکوہ قادری ان کا مزار صحن چبوترہ مقبرہ ہمایون بادشاہ پر ہے۔ اس چبوترہ پر کئی قبرین ہین۔ مگر حضرت کے مزار معلی کا تعویذ خشت اور چونہ سے بنا ہوا ہے اور پہلو مین ویسی ہی بنی ہوئی قبر صاحبزادہ کی ہے جاننا چاہیے دہلی اور نواح دہلی مین اولیا اللہ کے مزار بیشمار ہین مگر اون مین جن حضرات کے مزار مشہور ہین۔ انشاء اللہ مع کسیقدر احوال اور سلاسل اون حضرات کے رسالہ علیحدہ مین ہدیۂ ناظرین ہونگے۔

سلسلہ درود نقشبندیہ مجزیہ۔ اللھم صل علی سیدنا محمد کان صدیقًا فی کلامہ سلیمانًا فی فراستہ ایا القاسم فی انعامہ ابا بکر فی کمالہ جعفرًا صادقًا فی صدقہ ابا یزید فی عرفانہ ابا الحسن فی جمالہ ابا القاسم فی غنائہ علیًا فی درجاتہ ابا یوسف فی وجاھتہ عبد الخالق فی عبادتہ عارفًا فی معرفتہ محمودًا فی صفاتہ علیًا فی کمالہ محمدًا فی مجاہدہ امیرًا فی ملکہ ومدین فی دیانتہ یعقوبًا فی صبر عبید اللہ احرار محمدًا فی احوالہ عواجکیًا فی ریاستہ کلا لا محمدًا فی سکناتہ محترمًا فی توکلہ یحیی فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی نظام الاسلام والمسلمین فی ارشادہ محمدًا فخر الدین فی صنتہ وخلقتہ عماد الدین فی آلہ روشن بخت فی امتہ علی آلہ الابرار وصحابہ الاخیار وعلے الذین یعلمون شفاعتہ الکبری

وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا برحمتک یا ارحم الراحمین

سلسلۂ قادریہ فخریہ

اللھم صل علی سیدنا محمد کان علیاً فی درجاتہ حسناً فی صفاتہ زین العابدینؓ فی عبادتہ محمدًا باقرًا فی محامدہ جعفرًا صادقًا فی کلامہ موسیٰ کاظمًا فی حلمہ موسے علیاً فی رضائہ معروفًا فی عرفانہ ابا الحسن فی حسناتہ جنیدًا فی جندہ شبلیاً فی حجتہ ابا الفیض فی تفضلاتہ ابا الفرح فی بسطہ ابا الحسن علیاً فی مرتبتہ ابا سعیدًا فی سعادتہ عبد القادر فی عبادتہ ضیاء الدین عبد القادر فی جلالہ عمارًا فی تعمیر الدین فی عظمتہ نجم الدین فی ضیائہ رضی الدین فی مرضاتہ مجد الدین فی ادیاتہ نور الدین فی انوارہ علاء الدولۃ والدین فی علمہ محمودًا فی صفاتہ علیاً فی مقاماتہ اسحاقًا فی اسحاقہ محمدًا فی محامدہ محمدًا علیاً فی معارجہ محمد اعیاثًا فی اصحابہ حسنًا محمدًا فی احسانہ محمدًا فی جمالہ یحییٰ فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی قلوب نظام الاسلام والمسلمین فی ارشادہ محمد فخر الدین فی حبہ وخلقہ عماد الدین فی ادیانہ روشن بخت فی امتہ وعلی آلہ الابرار وصحابہ الاخیار وعلی الذین یطلبون شفاعتہ الکبریٰ وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرًا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سلسلۂ سہروردیہ فخریہ

اللھم صل علی محمد کان علیاً فی درجاتہ حسناً فی صفاتہ واحدًا فی تجلیاتہ ابا فیض فی افاضتہ ابراہیم فی تسلیمہ خاتمًا فی سخاوتہ ابا ترابًا فی مسکنتہ ابا محمدًا فی محامدہ ابا عبد اللہ فی عبادتہ۔ ابا العباس فی شرافتہ سراج الدین فی انوارہ محمدًا ابن عبد اللہ فی اطوارہ ابا حنیفًا فی افاضتہ ابا النجیب فی نجابتہ شہابًا فی ضیائہ ذکریا فی اذکارہ۔

طریق تحریر سند خرقہ خلافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ الذی صرفہم اولیائہ من الکون الی الاکوان الیہ واقامہم باثناء اللیل والنہار بین یدیہ وشرح صدورہم ووضع اوزارہم التی انقضت ظہورہم

ورفع لہم اذکارہم فبشرہم بقولہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون فقطعن قلوبہم اذہم الیہ شہودہم وحضورہم تذکرون فیسئلون یذکرہ سرًا یتمتعون بمناجاۃ العلا نا واسرارًا ویطوفون حول سرادقات العزۃ والوحدۃ وجودًا وانکارًا ویتلون اینما تولوا فثم وجہ اللہ فیشاہدون وجہہ لیلًا ونہارًا لا یزال منہم فی کل زمان ان تعرف فی وجوہہم نضارۃ العرفان وہم مع انہم فی البحر عطشان مطلوبہم لقاء الرحمن ومقصودہم رضاء المنان فتظہر فی اقطار الارض آثارہم وتیلالا فی الآفاق انوارہم لسانہم ناطق بالحق وہم داعون الی اللہ للحق لیخرجو منہم من الظلمات الی النور ویقربونہم الی الرب الغفور والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الشریعۃ الغراء والطریقۃ الزہراء والحقیقۃ البیضاء رسول الرحمۃ المخصوص بخلافۃ ربہ فی مقام البیعۃ وعلیٰ آلہ وخلفائہ الاربعۃ واصحابہ الکرام البررۃ امابعد فان الدعوۃ الی اللہ العلام من التقی دعاء الاسلام والایمان والزم مناہج العمل والاحسان علی ما ورد فی الخبر منہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ان احب عباد اللہ الی اللہ الذین یحبون الیہ الی عبادہ ویحبون عبادا اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحۃ کما قال اللہ تعالےٰ قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی واتباعہ انما یکون برعایۃ اقوالہ وافعالہ واحوالہ ثم ان الاخ العالم العارف مقبول درگاہ صمد شاہ فلان بن فلان متوطن فلان سلمہ اللہ وابقاہ لما صح قصدہ الینا واصلا الی الحق ولبس الخرقۃ المحبۃ والارادۃ مناواشتغل بالذکر والفکر شغلًا کاملًا اجزناہ بالباس الخرقۃ للطالبین کما اجازلنا شیخنا ومرشدنا وہادینا فلان رحمۃ اللہ علیہ وہو من سراج السالکین زبدۃ العارفین فلان رحمۃ اللہ علیہ وہو من یعنے سند دینے والا بجاے فلان اول اپنے مرشد کا نام لکھے پھر دادا پیر کا نام لکھے تا جناب سرور کائنات پورا سلسلہ طریقت لکھکر بقید تاریخ اور سن نیچے اوس کے العبد کرے*

بیعت کرنیکا طریق

جب مرید ہونا چاہئے اول وضو کرے اور باادب باعتقاد دو زانو روبرو مرشد کے

بیٹھے اور دل کو خواہش نفسانی سے خالی کرے اور مرشد کو ظہور ذات باری دیکھے پہلے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے پھر کلمہ طیب بعدہ کلمہ شہادت اوسکے بعد کلمہ تمجید اسکے بعد
کلمہ استغفار پڑھے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمدًا او خطاءً سرًا او علانیۃً واتوب الیہ من
الذی اعلم ومن الذنب الذی لا اعلم انک علام الغیوب۔ اسکے بعد کلمہ ردکفر پڑھے اس کے بعد
آمنت باللہ پڑھے بعد اوسکے مرشد دست راست مرید دست راست اپنے مین پکڑکر تین بار
کہے کہ مجھے اور میرے پیرون کو تو نے قبول کیا۔ مرید ہر بار اقرار کرتا جاوے بعد اوسکے
یہ آیت پڑھے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علے
نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیوتیہ اجرًا عظیما۔ بعد اسکے تین بار تلقین کرے استغفر اللہ
ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ بعد اوس کے تین بار یہ عبارت تلقین کرے۔ کہ خدا ایک ہے
اور محمد برحق ہے جو حکم خدا ہے اوس کا بجالانا۔ اور جو منع فرمایا۔ اوسے نہ کرنا چاہیئے بعد اوسکے
مرید دو رکعت نماز ارادت ادا کرے نیت اوس کی یہ ہے۔ نویت ان اصلی للہ تعالے
رکعتے صلوۃ الارادۃ متوجھا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے
سورۂ قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پڑھے
بعد سلام پھیرے تو نو بار لا الہ الا اللہ دسوین بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے بعدہ
دس بار ذکر ملکوتی لا الہ الا اللہ کہے اس کے بعد دس بار ذکر جبروتی اللہ کہے بعدہ دس بار ذکر
لاہوتی ہو کہے بعد اس کے اپنے اور اپنے دوستون کے واسطے دعا طلب کرے
اور حاضرین مجلس کو کچھ تقسیم کرے اور سب سے مصافحہ کرے۔

ابیات

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب	عاصیان را میرہاند از عذاب
چون بہ نیکو رفتگان در ساختم	ہمنشینان ملایک یافتم
ہر کرا باشد محبت با خدا	کے بداند واصلانش را جدا
ذکر ایشان ذکر آن یزدان بود	یاد نیکان یاد آن سبحان بود

اللہ کریم کا شکر اور احسان ہے کہ اوسکی عنایت سے یہ تذکرہ سلاسل فقرا خیر و عافیت کے
ساتھ حسب مدعا اختتام کو پہونچا۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست * آخر آمد ز پس
پردۂ تقدیر پدید * اب مین یہ چاہتا ہون کہ جو مکتوبات چند حضرت قبلہ و کعبہ ایمان و دین
واقف اسرار حق الیقین خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سرہ کے کہ جو اس فقیر کو
سیاحی اور جہان گردی مین بڑی کوشش بلیغ سے دستیاب ہوے تھے اون کو بنظر رفاہ
و بہ ہدایت مالا کلام تیمنًا و تبرکًا درج رسالہ ہذا کرتا ہون اور امید طالبان حق سے یہ رکھتا ہون
کہ جب اس کے مطالعہ سے سرور الوقت ہون تو اس عاجز ناکارہ جہان کو بھی دعا خیر سے محروم
نفرماوین والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ لہذا نام ان مکتوبات کا اسرار الواصلین
رکھکر ہفت اسرار پر منقسم کیا۔ و بہ نستعین۔ **اسرار اوّل مکتوب اوّل**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محب دلی دوست قلبی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین از جانب
بندۂ مسکین معین الدین بعد سلام مسنون الاسلام واضح و لائح باد کہ چند نکتہای اسرار الٰہی کہ مینویسم
باید کہ طالبان حق و مریدان باصدق را تعلیم کنید کہ در غلطی نہ فتند العزیز ہر کہ خدا را شناخت
ہر گز او را حاجت بسوال و خواہش و آرزو نباشد و ہر کہ نشناخت سخن ایشان فہم نکند و ترک ہوا
کن آنکہ ترک ہوا کرد بمقصود رسید قولہ تعالیٰ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوے
از انکہ ہر کہ دل خویش را گردانید بکثرت شہوات او را کفن لعنت بپچید و در زمین ندامت دفن
کنند و ہر کہ نفس را بمیلہ دنیا ز ہستان از شہوت در کفن رحمتش بپچید و در زمین سلامش
دفن کنند روزی سلطان العارفین خواجہ بایزید فرمود کہ شبے حق را در خواب دیدم مرا گفت کہ
ای بایزید چہ میخواہی گفتم میخواہم کہ تو میخواہی خطاب خوش رسید کہ من ترا ام چنانکہ تو مرا۔

بیت

ہر کہ گردن نہد رضا او را * مر مرا حق نگاہبان باشد

پس اگر خواہی کہ ماہیت تصوف را عارف باشی در آسایش بر خود بہ بند و بعد از ان

بزانوے محبت بنشین چون این کار کرده باشی عالم تصوف باشی طالب حق را باید۔ کہ بجان و دل درکار و عمل آوری کہ انشاء اللہ تعالی نجات از شر نفس شیطانی یابی و مراد ہر دو جہان حاصل کنی روزے شیخ من فرموداے معین الدین دانی کہ صاحب حضور کیست باید دانست کہ صاحب حضور آنست کہ در ہمہ وقت در مقام عبودیت باشد۔ وآنچہ از قضاء و قدر بر وے رسد پیش از رسیدن از حق داند وببیند و راضی باشد بلکہ رحمت پذیرد و مراد از ہمہ عبادت با ہمین خداوند است ہر کرا میسر شود او شاہ جہان است بلکہ شاہ جہان محتاج آنست روزے شیخ من بما خطاب نمودہ فرمود۔ کہ بعضے درویشان میگویند کہ چون طالب بکمالیت رسد اضطرابے از وے میرود این سخن غلط است۔ دیگر آنکہ میگویند عبادت برمیخیزد این ہم غلط است چراکہ حضرت رسول مقبول علیہ السّلام ہمیشہ در بندگی و عبادت و عبودیت سر بر آستانہ حقیقی بر نداشتہ بست باوجود کمال بندگی ماعبدناک حق عبادتک بر زبان جاری داشتے و از سر نیاز گفتے۔ اشہدان لاالٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ و رسولہ۔ پس یقین دان چون عارف بکمالیت رسد در انوقت کمال ریاضت نماز است باصدق محبت دل کہ در ان حضوری و آگاہی بیشتر حاصل میشود بلکہ معراج اخص الخاص در وقت نماز میباشد چون کسیکہ این شخص معلوم کند و صدق آرد کمال عطش او را روے دہد کہ چند پیالہ آتش پیاپے نوشد تشنہ تر گردد از براے آنکہ جمال نامتناہی نہایت ندارد و سکون ادبے سکونی و آرام ادبے آرامی باشد تا وقت یوم اللقا زیادہ والسّلام۔

اسرار دوم
مکتوب دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ طالب شوق دردمند۔ درویش جفاکیش مستمند در اشتیاق لقاے حق آرزومند برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی اسعدک اللہ تعالے فی الدارین۔ بعد سلام سنت نبی خیر الانام آلمرام آنکہ روزے بخدمت خواجہ عثمان ہارونی و خواجہ نجم الدین صاحب صغریٰ و خواجہ محمد ترک و این خاکسار حاضر بودیم۔ کہ شخصے آمد

و پرسیدن گرفت یا شیخ چگونہ مفہوم شود کہ قرب الٰہی بروے حاصل شدہ است خواجہ فرمود کہ از توفیق نیک عملی پس یقین دان ہر کرا توفیق نیک عملی دہند در قرب بروے کشادند و چشم پر آب کردہ فرمود کہ شخصے کنیزک داشت صاحب وقت بود نیم شب بیدار گشت و برخاست وضو کردہ دو رکعت نماز ادا کردہ شکر حق بجا آورد و دست بمناجات برآورد و گفت یا پروردگار من قرب ترا حاصل کردم مرا از خود دور مدار خواجہ کنیزک ماجرائے آن شنید و گفت کہ اے کنیزک بچہ معلوم کردی کہ قرب او حاصل کردی کنیزک جواب داد کہ اے خواجہ ازین دانم کہ نیم شب مرا بیدار کردہ توفیق طاعت داد ازین دانم کہ قرب حاصل کردہ ام خواجہ گفت اے کنیزک برو ترا برائے خدا آزاد کردم پس انسان را باید کہ شب و روز در طاعت حق نماید۔ تا نام او در جریدہ نیکوکاران ثبت کنند و از قید نفس شیطان خلاصی یابد والسلام

اسرار سوم
مکتوب سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واقف اسرار اللہ الصمد ماہر انوار لم یلد و لم یولد برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی طال اللہ مدارجہ از جانب فقیر پر تقصیر معین الدین سنجری بعد سلام مباہجت التیام و پیام مودت انضمام مقصود آنکہ تا ہذا التحریر از صحت ظاہری ہم مشکور است و صحتوری دارین ب الشتایتن نصیب شما گرداناد برادرم شیخ من عثمان ہارونی فرمود کہ سخن رموزات عشق بہر کس گفتن سزاوار نباشد مگر با اہل معرفت خواجہ شیخ سعدی میگوئی عرض نمود کہ اہل معرفت را بچہ توان شناخت خواجہ فرمود کہ نشان اہل معرفت ترک است ہر کجا ترک باشد یقین دان کہ او اہل معرفت است معرفت خدائے تعالیٰ در دو ہر کہ را ترک نباشد آنکس را معرفت نصیب نباشد پس بالجزم دان کہ معرفت خدائے تعالیٰ کلمہ شہادت و نفی و اثبات معرفت حق سبحانہ تعالیٰ است و مال و وجاہت بزرگ اند و بسیار کسی را از راہ بردہ اند و می برند معبود خلائق گشتہ اند و بیشتر خلق مال و جاہ پرستند پس ہر کہ حب مال و جاہ از دل دور کند نفی تمام کردہ باشد و ہر کہ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ حاصل کند اثبات تمام کردہ باشد ادائے گفتن۔ لا الٰہ الا اللہ ہر دارد معرفت خدائے ندارد تا کلمہ شہادت نگفتہ باشد۔ زیادہ والسلام

اسرار چہارم مکتوب چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حقائق و معارف آگاہ عاشق رب العارفین برادرم خواجہ قطب الدین بدانند کہ عاقل ترین در مردمان فقر انند کہ باختیار درویشی و نامرادی اختیار کردہ اند زیرا کہ در ہر مرادی و نامرادی ہست و در نامرادی مرادی ہست بخلاف اہل غفلت کہ ایشان غلط فہمیدہ و صحت را زحمت و زحمت را صحت دانستہ اند پس دانا آن باشد کہ مراد دنیا زاید ترک دہد و نامرادی و فقر اختیار کند و از مراد خود گذشتہ با نامرادیہا بسازد مصرع

نامرادی تا نکردی بامرادی کے رسی۔ پس مرد باید کہ دلبستگی باحق دارد کہ ہمیشہ بود و ہمیشہ باشد اگر حق تعالیٰ دیدہ بخشد در ہر راہ از ذات جز وجہ باقی نہ بیند و در ہر دو جہان بر ہر چہ نظر کند در حقیقت ہموار بیند و بیند از و دیدہ بدست آرد کہ ہر ذرۂ خاک جامیست جہان نما اگر دو نگری زیادہ بجز شوق مواصلت صوری چہ نویسد۔

اسرار پنجم

مکتوب پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زبدۃ الواصلین عاشق رب العالمین برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی در حمایت معبود حقیقی بودہ شاد کام باشند روزے این دعاگو بخدمت خواجہ عثمان ہارونی حاضر بود کہ شخصے آمد و عرضداشت کرد۔ یا شیخ اکتساب علوم نمودم۔ و زہد بسیار کردم۔ بمقصود نرسیدم شیخ فرمود۔ کہ ترا برین یک جز عمل نمودن بندہ است کہ عالم گردد۔ و زاہد ہم شود۔ چنانکہ رسول مقبول صلواۃ اللہ علیہ وسلم۔ فرمودہ است کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ و حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔ اگر باین حدیث عمل نمائی ترا بعلم دیگر حاجت نباشد یعنے العلم نکتہ مگر گفتن آسان است و در کار بستن دشوار۔ پس یقین دان و بجز این مدان تا کہ ترک حاصل نشود محبت بہ کمال نباشد و محبت وقتی حاصل شود کہ حق بروے ہدایت کند بے ہدایت حق ہرگز بمقصود نرسد۔ من یہدی اللہ فہو المہتد۔ پس انسان را باید کہ از برائے عند اللہ وقت شریف را ضایع نکند۔ و غنیمت داند و در فقر و فاقہ عمر بسر برد و با عجز و زاری پیش آید۔ و شرم از خجالت گناہ بر ندارد و در ہمہ

حال تضرع و عجز پیش آید۔ کہ انس بندگی و عبادت خود بہتر کار ہمین عجز و نیاز ہست بعدہ ہمدرین محل حکایتے آغاز کرد۔ و فرمود کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان و مریدان خواجہ شقیق بلخی بود روزے شیخ فرمود کہ چند مدت ہست کہ در خدمت و محبت من باشی و سخن من اشنوی حاتم گفت سی سال ہست گفت درین مدت چہ حاصل کردہ چہ فائدہ گرفتہ گفت ہشت فائدہ حاصل کردہ ام۔ ترا بیش ازین ہشت فائدہ حاصل نشد۔ گفت شیخ اگر راست پرسی بیش ازین نخواہم۔ شقیق گفت انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ای حاتم من جملہ عمر در کار تو صرف کردم ترا بیش ازین نیخواہم۔ و مرا از علم ہمین بس است زیرا کہ خلاصی نجات دو جہانی من درین ہشت فائدہ ہست۔ شقیق گفت ای حاتم بیار و مرا بگو کہ آن ہشت فائدہ خود چیست تا بشنوم گفت ای ہستاد اوّل آنست کہ در خلق جہان نگاہ کردم دیدم کہ ہر کسے محبوبے و معشوقے اختیار کردہ اند آن محبوبان و معشوقان بعضے تا بمرض موت یاد باشند بعضے تا بموت و بعضے تا بلب گور پس ہمہ از ایشان بادہ کردند ہیچ یکے با ایشان بگور رفتند و مونس وے بنودند۔ پس من اندیشہ کردم با خود گفتم کہ محبوب آن نیک ست کہ با محب بہ گور رود و مونس وے و چراغ او باشد و در عرصہ قیامت منازل طے کناند پس بدیدم آن محبوب کہ صفت دارد اعمال صالحہ ہست پس آنرا محبوب خود گرفتم و محبت خود ساختم تا بمن در گور آید و مونس و چراغ گور من بود و در منازل با من بود ہرگز از من بر نگردد۔ شقیق گفت احسنت یا حاتم نیکو گفتی۔ فایدہ دوم آنست کہ درین خلق نگاہ کردم دیدم کہ ہمہ پیرو ہوا گشتہ اند و ہمراہ نفس میرفتہ اند پس درین آیت اندیشہ کردم واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماویٰ یقین دانستم کہ قرآن شریف حق ہست و صدق پس بخلاف نفس بیرون آمدم و بمجاہدہ کمر بستم داو را در بوتہ مجاہدہ نہادم و یک آرزوی او بر نیاوردم و در طاعت خدا تعالےٰ آرام گرفتم شقیق گفت بارک اللہ علیک نیکو کردی و نیکو گفتی۔ فائدہ سوم بیار گفت اے استاد درین نگاہ کردم و دیدم کہ ہر کس سعی و رنجے درین دنیا بردہ اند و این حکام دنیاوی چیزی حاصل کردہ اند و بران خرم و شادان میشوند پس این آیت نگاہ کردم ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق پس محصول درین اندوختہ بودم و راہ خدائے تعالیٰ صرف کردم۔ و بدلیشان ایثار کردم و خود را الخدا سپردم

تا در حضرت خدائے باقی باشد و توشہ زاد و بدرقہ راہ آخرت من باشد شقیق گفت بارک اللہ یا حاتم نیکو کردی فائدہ چہارم بگو گفت اے شیخ درین خلق نگاہ کردم و قومے دیدم کہ پنداشتہ اند کہ شرف آدمی و عزت و بزرگواری بکثرت اقوام است لاجرم باین افتخار کردند و مباہات نمودند و قومی پنداشتہ کہ بکثرت اموال و اولاد ست و بدان افتخار کردند۔ پس من درین نگاہ کردم کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم دانستم کہ حق و صدق اینست و آن پنداشتہا جملہ خطاست پس تقویٰ اختیار کردم کہ تا در حضرت خدا عزوجل از جملہ کریمان باشم شقیق گفت احسنت یا حاتم زیبا گفتی۔ فائدہ پنجم بیار گفت درین خلق نگاہ کردم قومے بدیگران نکوہش میکردند چون بدیدم ہمہ از حسد بود کہ بریکدیگرے بردند بسبب مال و جاہ و علم پس من درین آیت تامل کردم قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا۔ کہ این قسمت در ازل رفتہ است۔ و کسے را درین اختیار نیست و بر کسے حسد نبردم و بقسمت خدائے تعالےٰ راضی شدم و با ہر کہ درین جہان بود صلح کردم شقیق گفت نیکو کارے کردی فائدہ ششم بیار و بگو گفت اے شیخ درین جہان نگاہ کردم کہ قومے یکدیگر را دشمن دارند و ہر کسے بسبب چیزے غرض دارند با یکدیگر پس درین آیت تامل کردم کہ ان الشیطان لکم عدو مبین۔ دانستم کہ قرآن گفتۂ خدائے تعالےٰ برحق راست ست جز شیطان و اتباع او را دشمن نمے باید داشت پس شیطان را دشمن دانستم و فرمان او نبردم و نہ پرستیدم بلکہ فرمان خدائے تعالےٰ عزوجل بردم و او را پرستیدم و بزرگی او کردم است و مستقیم این است چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ در قرآن فرماید۔ الم اعہد الیک یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ و ان اعبدونی ہذا صراط مستقیم + شقیق گفت احسنت نیکو کردی۔ و نیکو گفتی۔ فائدہ ہفتم بیار تا چیست گفت اے استاد درین خلق جہان نگاہ کردم و دیدم کہ ہر کسے در طلب قوت و معاش خود کوششہائے بلیغ مینمایند تا بدین سبب در حرام و شبہ مے افتند و خود را ذلیل میدانند پس درین آیت تامل کردم و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا۔ پس بدانستم کہ فرمان او حق است و من یکے از دابہائے ام پس بخدمت خدائے تعالےٰ مشغول شدم و دانستم کہ روزے من برساند زیرا کہ ضامن شدہ است خواجہ شقیق گفت نیکو کردی فایدہ ہشتم۔ بیار گفت اے خواجہ

درین خلق جہان نگاہ کردم دیدم ہر کسے اعتماد بکسے وچیزے کردہ اند یکے اعتماد بزر وسیم کردہ اند ودیگرے بملک واملاک پس درین آیت تامل کردم ومن یتوکل علے اللہ فہو حسبہ پس توکل بر خدا کردم وہو حسبی ونعم الوکیل۔ خواجہ شقیق گفت یا حاتم وفقک اللہ تعالیٰ من در توریت وانجیل وزبور وفرقان نگاہ کردم ازین چہار کتاب این فواید ہشتگانے بازمیگردد ہر کہ برین فواید ہشتگانے کار کند برین چہار کتاب کار کردہ باشد حکایت ترا معلوم باشد کہ ترا العلم حاجت نیست زیادہ والسلام

اسرار ششم مکتوب ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مخزن اسرار یزدانی معدن فیوضات سبحانی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی حفظہ اللہ تعالےٰ وسلم روزے شیخ من در معنے کلمہ نفی واثبات چہ خوش فرمود۔ کہ نفی نادیدن خود واثبات دیدن خدائی است جل وعلے چراکہ ہرگز خود بین خدا بین نباشد پس نفی کنندہ نفی می باید بود چو نفی نہ را ز نفی کردن چہ سود واگرمے پندارد کہ ہستی ہستی خدائے را بد انکہ کلمہ شہادت ونماز وروزہ صورتے وحقیقتے دارند اگر از حقائق ایشان بے خبر باشد وبصورت قناعت عبث کند حقیقتے عظیم باشد کہ بحقایق این نرسد۔ باز فرمود کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ بود وہمیشہ باشد سالک در ہدایت نابینا بود۔ چو بینا بحق شد ہر چہ دید ازو دید وہر چہ شنید ازو شنید وخود را فراموش کردہ واصل گشت وزندہ ابدی شد زیادہ والسلام

اسرار ہفتم مکتوب ہفتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عارف معارف حق آگاہ عاشق اللہ برادرم خواجہ قطب الدین اوشی زاد اللہ فقرہ از جانب دعاگو بعد سلام موانست انضمام مکشوف رائے معرفت پیرائے باد عزیز من باید کہ مریدان خود را تعلیم نمایند کہ فقیر ومرشد کامل کدام است ونشان آن چیست صفت وے چہ باشد کہ مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم فرمودہ اند الفقیر مالایحتاج الی کل شی معنے آنست کہ فقیر کسے را گویند کہ ہمہ بالستہائی ازو دور شدہ باشد وجز وجہ باقی اورا مطلوب نماندہ باشد چونکہ جمیع کائنات مرآت ومظہر وجہ باقی اند محتاج ومحب ہمہ باشد واز ہمہ موجودات مقصود بیند بعضے اکابر در شرح این قول چنین بیان کردہ اند کہ فقیر کامل کسے را گویند کہ بایں او

غیر از حق از دل دور شده باشد و اورا غیر از حق سبحانه تعالی هیچ مقصودے و مطلوبے نمانده باشد و چون ماسوی اﷲ از دل بیرون رفت مطلوب حاصل گشت۔ پس طالب را باید که همیشه در طلب مقصود بود مگر مقصود چه باشد باید دانست که مقصود همین درد سوز است۔ بهر چنین درد سوز باید خواه حقیقی خواه مجازی در انجام او سوز مجازی ابتدا شریعت است از لهو ولعب والسلام

رباعی

من عمر تباه کرد بیازی بازی
صد گونه گنه کرد بیازی بازی
هم موے سفید کرد آسان آسان
هم نامه سیاه کرد بیازی بازی

رباعی

امروز که روز عمر بر جاست
مے باید کرد کار خود راست
فردا چو اجل عنان بگیرد
عذر من و تو کجا پذیرد

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

ای خالق ارض و سما ما را رهائی ده ز ما
وز اهل بیت مجتبے سوے خودم راهی نما
جرم و گنه دارم بسی وز کرده بیزارم بسی
چون از کرم بنواختی سوی خودم راهی نما
در پیش رفته کاروان پس مانده‌ام چون پس روان
ای رهنمای رهبرم سوی خودم راهی نما
رسوا مرا بیجد مکن ما را جدا از خود مکن
روزی جدائی زین وطن سوی خودم راهی نما
چون جان و دیرون لق تن تنها شود تن در کفن
ای مالک هر دو سرا سوی خودم راهی نما

ای گمرهان را رهنما سوی خودم راهی نما
با حرمت اهل یقین با جمع تبع التابعین
بعزت و خوارم بسی سوی خودم راهی نما
سرهواے خواب و خور همچون سگانم دربدر
بیطاقت و بی‌نوا توان سوی خودم راهی نما
شیطان کند گمراه مرا چون ره شود کوته مرا
این دعوتم را رد مکن سوی خودم راهی نما
تخم گشته است این قامتم صبح سفیدی زد علم
گر نیید بر من مرد و زن سوی خودم راهی نما
جریان کنی آن دم زبان تا زود آید در بیان
این احمدی را ده سند چون باشد زتو
چون گفته لا تقنطوا سوی خودم راهی نما

یا رب بحق مصطفے با چار یار با صفا
با صحبت اصحاب دین سوی خودم راهی نما
از نطفه پیدا ساختی با جان ما پرداختی
از مردن خود دیگر سوی خودم راهی نما
از خوان تو نان میخورم فرمان شیطان میبرم
ایمان بکن همراه مرا سوی خودم راهی نما
رفته بهار عمر من آمد خزان بر حال من
از غایت فضل و کرم سوی خودم راهی نما
آید ملک چون از سما پرسد ز دین مصطفے
ای خالق هر دو جهان سوی خودم راهی نما

بقلم احقر کوهین

مرزا نادر حسین

نام کتاب	قیمت	اجزا	نام کتاب	قیمت	اجزا	نام کتاب	قیمت	اجزا	نام کتاب	قیمت	اجزا
رموز القرآن	۰ر	یکجز	صبح کا ستارہ	ا۰ر	للعہ	فضائل بسم اللہ	ا۰ر	للعہ	قصہ ڈلہ	ـہ ر	حو
راہ جنت	۰۲ر	ســے	شرف میر	۰۱ر	۲ہے	فرہنگ دیوان حافظ	ار	حو ۴	قادر نامہ	۰ر	یکجز
رحمۃ الرحیم	ا۰ر	۴ہے	ضمان الفردوس	ار	ســے	فرہنگ زلیخا	۰ر	یکجز ۲	قصص الانبیا خرد	۲ر	معــ
رسالہ تہذیب	ار	حو	ضروریات دین	۰ر	یکجز ۲	فرہنگ انوار سہیلی	۰ر	یکجز ۴	قرابادین شفائی	۵ر	عــ ۲
زلزلۃ الساعۃ	۲ر	للعہ ۴	طوطا کہانی	۲ر	صہ ۲	فرہنگ سکندر نامہ	ار	ســے	قصہ نل دمن	ار	ســے
زلیخا اردو	۲ر	ســے	طلسم روحانی	۲ر	صہ	قصہ زیتون	۲ر	للعہ ۲	قصہ گلفام	۰ر	یکجز
زیور ایمان	۳ر	معہ ۲	طلسم سلیمانی	۳ر	معہ ۴	قصیدہ بردہ	ا۰ر	للعہ	کریما رحیما	ـہ ر	حو
زبانی حساب	۰ر	یکجز ۴	طلسم بنگالہ اول	۳ر	للعہ ۲	قصہ سیاہ پوش	۰ر	یکجز	کلید آخرت	۵ر	۴ے
زینۃ القاری	ا۰ر	۲ہے	طلسم بنگالہ دوم	۳ر	ســے	قانون راگ	۰۳ر	۴ہے	کریما مترجم	ـہ ر	حو
زینۃ النسا	ا۰ر	۴ہے	ظرافت کی پوڑیہ	۰ر	یکجز	قاعدہ کلان	ار	ســے	کریما یک جزہ	۰ر	یکجز
زینت الخیل	۲ر	للعہ	عناصر الشہادتین	۹ر	عــہ	قاعدہ متوسط	ـہ ر	حو	کریم اللغات مع عظیم اللغات	۷ر	عــہ
سنگاسن بتیسی	۰۲ر	۲ہے	عید الواسع	۰۲ر	صہ ۲	قاعدہ خرد	۰ر	یکجز	کریما واضح	۰ر	یکجز
سپاہی زادہ	ار	ســے	عہدنامہ کلان	۰ر	یکجز	قصہ شاہ روم کلان	ا۰ر	۴ہے	کحل البصر	ا۰ر	للعہ
سفینہ چراغ ہدیہ	۴ر	للعہ	عہدنامہ خرد	ـہ ر	۲ ورق	قصہ شاہ روم خرد	۰ر	یکجز	کرامات محبوب سبحانی	ار	حو ۲
سمجھ بوجھ	ـہ ر	حو	عاشق سبھا	۰ر	یکجز	قواعد اردو حصہ اول	۰ر	یکجز	گلزار سخن حصہ اول	ار	حو ۴
سراپائے پیری	۰ر	یکجز	عندلیب چمن	ا۰ر	للعہ	قواعد اردو حصہ دوم	ا۰ر	۲ہے	گلزار سخن حصہ دوم	ـہ ر	حو
شرح مینا بازار	۳ر	ســے	فضائل الشہور والصیام	۰۲ر	۲ے	قواعد اردو حصہ سوم	۳ر	۲ہے	گلدستہ کرامات	۴ر	۲ے
شمس البراہین	ـہ ر	حو	فصول اکبری	۳ر	۲ہے	قواعد اردو حصہ چہارم	۴ر	۲ے	گوپی چند	ـہ ر	یکجز
شفاء العلیل	۴ر	۲ے	فسانۂ عجائب خرد	۵ر	ســے	قصائد عرفی	۴ر	۲ے	گل بکاؤلی	۲ر	۲ہے
شرح محمدی	۰۲ر	۲ہے	فرہنگ گلستان	۰ر	یکجز	قصہ گل وصنوبر	ا۰ر	۴ہے	گلستان مترجم	۷ر	عــہ
شہادت نامہ	ـہ ر	حو	فرہنگ بوستان	۰ر	یکجز ۲	قندیل عرش	ـہ ر	حو	گلدستہ معراج	ـہ ر	حو
شرح مأتہ عامل خرد	۴ر	صہ	فرس نامہ رنگین	ـہ ر	یکجز	قواعد فارسی	ـہ ر	حو	گلستان فرہنگ	۲ر	معــ
شرح گلستان محمد اکرم	۴ر	عــہ	فیض شاہجہانی	ار	حو ۴	قیامت نامہ	ـہ ر	ســے	گلزار دبستان	ار	ســے
شرح زلیخا	۸ر	لیــہ	فضائل درود وسلام	۰ر	یکجز ۴	قصہ ماہ رمضان	ـہ ر	۴ ورق	گلدستۂ امانت	ـہ ر	حو
شاہنامہ اردو	۵ر	عــہ ۲	فالنامہ قرآن مجید	ـہ ر	حو	قصہ ہارون رشید	۰ر	یکجز	گلزار نعت	۲ر	للعہ
شان رحمت	ـہ ر	۴ ورق	فارسی نامہ	۰ر	یکجز	قال اقوال	۲ر	للعہ ۲	گلزار ابراہیم	۲ر	للعہ ۲